http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ | یکم تا ۷ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ جولائی ۱۹۹۹ء | شمارہ نمبر ۸

فضیلۃ الشیخ

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

سابق مفتیٔ اعظم سعودی عرب
کے مختصر حالاتِ زندگی

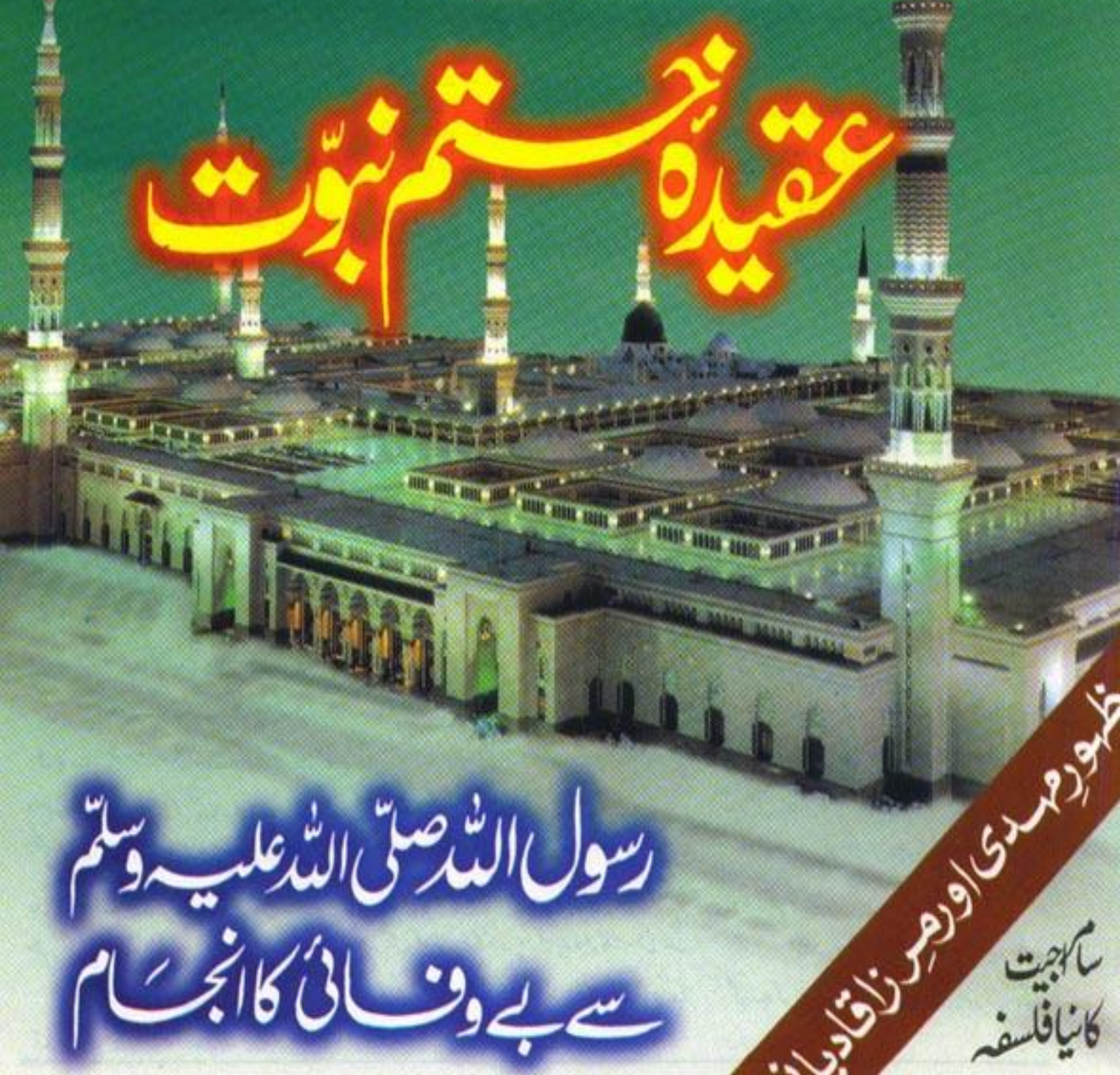

عقیدۂ ختمِ نبوت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے وفائی کا انجام

ظہورِ مہدی اور مرزا قادیانی

سام راجیت کا نیا فلسفہ

غلہ اور پھل کی پیداوار پر عشر کی ادائیگی:

س...... کیا غلہ یا پھل کے بدلے اس کی قیمت زکوٰۃ کی شکل میں وصول کی جاسکتی ہے یا جنس ہی وصول کرنا ضروری ہے' ایک صاحب فرما رہے تھے اگر جنس کی قیمت دے دی گئی تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ حالانکہ عشر کے آرڈیننس میں قیمت ہی وصول کی جاتی ہے۔

دوسری بات یہ کہ کیا زرعی پیداوار میں بھی کچھ نصاب ہے' کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اس نصاب کی قید نہیں' کچھ لوگ کہتے ہیں کہ کم سے کم ایک وسق ہونا ضروری ہے۔ ایک وسق کا کیا وزن ہوتا ہے ہم لوگوں کو معلوم نہیں! براہ کرم فقہ حنفی کی رو سے جواب سے سرفراز فرمائیں تاکہ شکوک دور ہوں۔

ج...... عشری پیداوار اگر بارانی ہو تو اس پر عشر (یعنی دسواں حصہ واجب ہے) اگر اس پیداوار پر پانی وغیرہ کے مصارف آتے ہوں تو بیسواں حصہ واجب ہے' اصل واجب تو پیداوار ہی کا حصہ ہے لیکن یہ بھی اختیار ہے کہ اتنے غلے کی قیمت دے دی جائے۔ حکومت جو فی ایکڑ کے حساب سے عشر وصول کرتی ہے یہ صحیح نہیں۔ ہونا یہ چاہئے کہ جتنی پیداوار ہو اس کا دسواں یا بیسواں حصہ لیا جائے۔ پورے علاقے کے لئے عشر کا فی ایکڑ ریٹ مقرر کردینا غلط ہے۔

مزارعت کی زمین میں عشر:

س...... میں ایک زمیندار کی زمین کاشت کرتا ہوں اور اس سال کل زمین میں دس ہزار کی کپاس ہوئی ہے اور میرے حصہ میں پانچ ہزار آیا ہے۔ اب کیا میں پورے دس ہزار کا عشر یا زکوٰۃ نکالوں یا اپنے حصے پانچ ہزار کا عشر یا زکوٰۃ نکالوں۔

ج...... آپ اپنے حصے کی پیداوار کا عشر نکالئے' کیونکہ اصول یہ ہے کہ زمین کی پیداوار جس کے گھر آئے گی زمین کا عشر بھی اسی کے ذمہ ہوگا' پس مزارع کے حصہ میں جتنی پیداوار آئے اس کا عشر اس کے ذمہ ہے اور مالک کے حصہ میں جتنی جائے اس کا عشر اس پر لازم ہے۔

ٹریکٹر وغیرہ چلانے سے زراعت کا عشر بیسواں حصہ ہے:

س...... پہلے زمانے میں لوگ کاشت کاری کرتے تھے تو صرف ہل چلا کر اور پانی لگا کر پیداوار حاصل کرتے تھے لیکن موجودہ دور میں ٹریکٹروں کے ذریعہ سے ہل چلائے جاتے ہیں اور پھر زمین میں کھاد ڈالنی پڑتی ہے اور دوسری گوڈی وغیرہ کرائی جاتی ہے تو ایسی زمین کا عشر ادا کرنا ہو تو زمین پر جو خرچہ ہوتا ہے اس کو نکال کر عشر ادا کیا جائے یا کل پیداوار کا بغیر خرچہ نکالے عشر ادا کرنا ہوگا نیز عشر ادا کرتے وقت بیج نکال کر عشر ادا کریں یا بیج نکالے بغیر ادا کریں۔

ج...... ایسی زمین کی پیداوار میں نصف عشر یعنی پیداوار کا بیسواں حصہ واجب ہے' اخراجات کو وضع نہیں کیا جائے گا' بلکہ پوری پیداوار کا بیسواں حصہ ادا کرنا ہوگا۔ بیج کو بھی اخراجات میں شمار کیا جائے گا۔

قابل نفع پھل ہونے پر باغ بیچنا جائز ہے اس کا عشر مالک کے ذمہ ہوگا:

س...... ایک شخص نے اپنا باغ ثمر قابل نفع ہونے کے بعد بیچ دیا آیا وہ عشر دے؟ یا خریدنے والے پر عشر آئے گا؟

ج...... اس صورت میں خریدنے والے پر عشر نہیں' بلکہ باغ کے فروخت کرنے والے پر عشر ہے۔

عشر کی رفاہ عامہ کیلئے نہیں بلکہ فقراء کیلئے ہے:

س...... حکومت پاکستان نے جو زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں بنائی ہیں ان کے پاس عشر کی کافی رقم جمع ہے کیا رقم عشر رفاہ عامہ پر خرچ کی جاسکتی ہے۔ مثلاً اسکول کی عمارت یا چار دیواری یا گلیاں وغیرہ؟

ج...... زکوٰۃ اور عشر کی رقم صرف فقراء و مساکین کو دی جاسکتی ہے' رفاہ عامہ پر خرچ کرنا جائز نہیں۔

عشر کی ادائیگی سے متعلق متفرق مسائل:

س...... کیا عشر کا زکوٰۃ کی طرح نصاب ہے کیونکہ حکومت نے ایک مقدار مقرر کی ہوئی ہے اگر فصل اس مقدار سے زیادہ ہو تو عشر دینا لازمی ہے ورنہ نہیں۔

ج...... حضرت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک عشر کا نصاب نہیں' بلکہ ہر قلیل و کثیر میں عشر واجب ہے' حکومت ایک خاص مقدار پر عشر وصول کرتی ہے اس سے کم کا عشر مالک کو خود ادا کرنا چاہئے۔

س...... حکومت کو عشر' زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں' کیونکہ تصرف بہت مشکوک ہے؟

ج...... اعتماد نہ ہو تو نہ دیا جائے لیکن کیا ایسا ممکن بھی ہے کہ حکومت عشر وصول کرے اور کسان ادا نہ کرے؟

ہفت روزہ
ختم نبوت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۱۸ | یکم تا ۷ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ جولائی ۱۹۹۹ء | شمارہ ۸

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
مولانا محمد حیاتؒ
مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

قانونی مشیر

حشمت حبیب ایڈووکیٹ

کمپیوٹر کمپوزنگ

فیصل عرفان

ڈیزائننگ

ارشد خرم

سرپرست:
حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ:
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ:
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

مدیر:
مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

☆ (اقتباسات) 4
☆ عقیدۂ ختم نبوت (مولانا عبدالقیوم مہاجر) 6
☆ ظہور مہدی اور مرزا قادیانی (مولانا عبداللطیف مسعود) 9
☆ فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز مرحوم کے حالات زندگی (محمد اکرم فضل) 14
☆ رسول اللہ ﷺ سے بے وفائی کا انجام (جناب محمد طاہر رزاق) 17
☆ سامراجیت کا نیا فلسفہ (مولانا شیخ رشید ندوی) 19
☆ ملک عزیز میں جھوٹے نبیوں کی بھرمار اور حکمرانوں کی بے حسی (مفتی غلام جیلانی) 22
☆ ضلع چنیوٹ میں قادیانیت کی سرگرمیاں اور ان کا سدباب (جناب محمد حنیف رزاقی) 24
☆ اخبار ختم نبوت 26

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر — یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک فی شمارہ ۵ روپے — سالانہ ۲۵۰ روپے — ششماہی ۱۲۵ روپے — سہ ماہی ۶۵ روپے

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۹/۲۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ، ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲، ۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 0171-737-8199

ناشر عزیز الرحمٰن جالندھری — طابع سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرزا طاہر...... سعادت یا شقاوت

قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر نے گزشتہ دنوں جمعہ کے خطاب میں یہ ہرزہ سرائی فرمائی ہے کہ: "میرا پاکستان سے ہجرت کرکے انگلینڈ کو مرکز بنا کر بیٹھ جانا دنیا کے لئے بڑی سعادت ہے' کیونکہ اس کی وجہ سے ان کا یہ جھوٹا پیغام پوری دنیا میں نشر ہوا اور سیٹلائٹ اور ڈش انٹینا کے ذریعہ پوری دنیا میں پھیلا' پاکستان میں اگر دو رہتے تو دنیا ان کی اس سعادت سے محروم رہ جاتی۔" مرزا طاہر کی یہ ہفوات نئی نہیں ہے' مسیلمہ کذاب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور بیعت کی درخواست پیش کی اور کہنے لگا کہ مجھے خلافت میں حصہ دیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک کھجور کی ٹہنی بھی خلافت میں سے نہیں دی جاسکتی۔ بعد میں اپنے علاقہ میں جا کر اعلان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نبوت میں شریک کر لیا' کچھ الٹی سیدھی باتیں کرکے لوگوں کو گمراہ کیا۔ ایک فوج ساتھ مل گئی تو مدینہ منورہ پر حملے کے لئے روانہ ہوا' راستہ میں سجاح سے شادی کی۔ مہر میں دو نمازیں معاف کیں' پھر اپنے لشکر کو دیکھ کر کہنے لگا کہ دنیا میں میرا ڈنکا بجے گا۔ (جیسے مرزا طاہر فرما رہے ہیں) نشہ میں مست ہو کر' اپنے آپ کو سعادت مند سمجھنے لگا۔ اللہ تعالیٰ کے شیروں کے سامنے آیا اور نیست و نابود ہو گیا۔ اس کے بعد جس نے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا اس کا حشر بھی مسیلمہ کذاب کی طرح ہوا' مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے انگریزوں کی سرپرستی میں جھوٹا دعویٰ نبوت کیا' اپنی ملکہ عالیہ برطانیہ کو اللہ کی رحمت قرار دیا' انگریزی حکومت کو اللہ تعالیٰ کا سایہ کہا۔ مناظروں کے ذریعہ اپنے آپ کو منوانے کی کوشش کی' مجدد' مہدی' مسیح موعود کے راستے سے ہوتے ہوئے پیغمبر کے درجے پر پہنچنے کی کوشش کی' طرح طرح کی ہفوات بکیں اور پھر اعلان کیا کہ اب میری روشنی چودھویں کے چاند کی طرح ہر سو پھیلے گی۔ پہلے اسلام ہلال کے چاند کے مانند تھا' اب چودھویں کے چاند کی مانند ہے۔ غرض اپنے جھوٹے مذہب کو موجودہ دور کی سب سے بڑی نعمت قرار دیتے ہوئے اس کو مسلمانوں کے لئے بشارت قرار دیا۔ جہاد کو حرام کیا' لیکن نتیجہ کیا نکلا؟ جہاں بھی گیا مسلمانوں نے ان کا پیچھا کیا' کئی جگہ علماء کرام سے مناظروں کا وعدہ کیا نہیں آیا۔ اگر آیا تو پچھلے راستہ سے بھاگ گیا' انگریز حکومت بھی اپنے خود کاشتہ پودے کی حفاظت نہ کر سکی' مذہب تو کیا پھیلا۔ قادیانی گالی بن گیا۔ غرض مرزا طاہر کے دادا خود اپنے خاندان کے لئے عار بن گیا اس کے بعد کسی کو رقم کی لالچ دی۔ کسی کو نوکری پر لگایا' کسی کو مکان دیا' پہلی بیوی نے جھوٹی نبوت کو تسلیم نہیں کیا تو اس کو نکال دیا' بچوں کو عاق کر دیا۔ جتنی پیش گوئیاں کیں سب جھوٹی ثابت ہوئیں' مسلمانوں میں سے چند لوگوں کے علاوہ کسی نے قبول نہیں کیا۔ سعادت کے بجائے شقاوت بن گیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد اس کے سب سے بڑے زانی اور بیرو کار بیٹے نے منصب نبوت کی جگہ منصب خلافت کی گدی کو چلانے کی کوشش کی' لیکن شیطان کی پیروی کے علاوہ کچھ ہاتھ نہ آیا' جس ملک کا خود کاشتہ پودا تھا اس ملک کی فطرت پورے خاندان میں سرایت کر گئی۔ خود مرزا غلام احمد قادیانی کے ایک خاص مرید نے خط لکھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کبھی کبھی زنا کر لیتے تھے' ہمیں اعتراض موجودہ خلیفہ پر ہے جو ہر وقت زنا میں مبتلا رہتے ہیں۔ مرزا محمود کے بعد مرزا ناصر کو اللہ تعالیٰ نے ایسا ذلیل کیا کہ خود اسمبلی کے سامنے گیارہ دن کی جرح میں اقرار کیا کہ ہمارا مذہب الگ ہے' اسلام سے کوئی تعلق نہیں جس پر قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اب مرزا طاہر بک رہے ہیں کہ میرا لندن رہنا سعادت ہے جس کی وجہ سے ہمارا مذہب دنیا بھر میں متعارف ہوا۔ مرزا طاہر آپ کا پورا خاندان شقاوت کی علامت ہے۔ مسیلمہ کذاب کی طرح شقاوت ازلی آپ کے لئے لکھ دی گئی ہے' ہدایت کا دروازہ آپ پر بند ہو چکا ہے' قرآن حکیم کے مطابق: "آپ کے دلوں' آنکھوں اور کانوں پر مہر لگ چکی ہے۔" واضح ہدایت کے باوجود آپ کو کچھ نظر نہیں آتا' ڈش انٹینا اور انٹرنیٹ پر آپ کی تقریر سعادت کی علامت نہیں شقاوت کی علامت ہے' اس سے زیادہ بدبختی اور شقاوت کیا ہو گی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت ہر وقت آپ پر برستی ہے' کذاب اور دجال کا مصداق آپ ہیں۔ قرآن کریم کی آیت "یضل بہ کثیرا" بہت سے لوگ اس سے گمراہ ہو جاتے ہیں میں آپ داخل ہیں۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے ہدایت آپ کے لئے سلب ہو چکی ہے۔ ٹی وی' انٹرنیٹ' ڈش انٹینا اور سیٹلائٹ اگر حق کی علامت اور سعادت کا سبب ہوتے تو بل کلنٹن' ٹونی بلیئر' واجپائی' نور جہاں' مائیکل جیکسن سب سے زیادہ سعادت مند سمجھے جاتے۔ حالانکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق یہ اول بدبخت ہیں۔ آپ بھی سعادت میں کفر کے لئے' ضلالت اور گمراہی کے لئے برطانیہ کے کافروں کے لئے مار اور شقاوت ہیں اہل ایمان کے لئے ایک ارب بیس کروڑ

مسلمان آپ کو دنیا کا سب سے بڑا سنّی تصور کرتے ہیں اور یہ سند آپ کے جنتی ہونے کے لئے کافی ہے۔ ہماری رائے میں آپ سعادت نہیں شقاوت ہیں۔ خدا ہر مسلمان کو آپ کی گمراہی سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

نواز شریف......امریکہ میں کیا کھو کر آئے؟

کارگل پر مجاہدین کی تاریخی فتح نے پاکستان کے مسلمانوں کا سر فخر سے بلند کر دیا اور ہر اعتبار سے وہ اپنے آپ کو خوش قسمت تصور کرنے لگے تھے' مجاہدین نے ایسی تاریخ رقم کی تھی جس نے ۱۹۷۱ء کے غم کو بھلا دیا تھا ہر طرف فتح و نصرت کے جھنڈے لہرا رہے تھے اور ہندوستان کے واجپائی سے لے کر ایک عام ہندو تک کے چہرے پر شکست کے بدنما داغ نظر آرہے تھے' فتح کی وجہ سے ہر مسلمان کا سینہ خوشی سے پھول رہا تھا۔ ہمارے حکمرانوں کے بیانات بھی عبرت کا مظہر آرہے تھے یکایک کایا پلٹی اور نواز شریف جنہوں نے جنرل انتھونی امامات وزیر خارجہ امریکہ اور مغربی ممالک کے تمام لوگوں کی تجاویز کو ٹھکرا دیا تھا امریکہ جانے کے لئے پر تولنے لگے اور ایک دن بغیر کسی کو اعتماد میں لئے امریکہ روانہ ہو گئے۔ کہنے والے کہتے ہیں کہ امریکہ جانے کے لئے خوشامدیں کی گئیں اور پھر اتوار اور پیر کے منحوس دنوں میں نواز شریف اور بل کلنٹن کا مشترکہ اعلانیہ جاری ہوا کہ کارگل سے مجاہدین کو واپس بلایا جائے گا۔ شملہ معاہدہ کے مطابق کنٹرول لائن کا احترام کیا جائے گا۔ افسوس اور ندامت ہے نواز شریف اور ان کے حواریوں پر جنہوں نے کارگل پر مجاہدین کی تاریخی کامیابی کو خاک میں ملا دیا۔ پوری قوم کے منہ پر ایسی کالک اور سیاہی ملی کہ وہ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہی۔ کشمیر کا جس طرح سودا کیا اس نے ایوب خان' یحییٰ خان کی غداری کو مات کر دیا۔ بھڑک مارنے والے نواز شریف کلنٹن کے سامنے بھیگی بلی کی مانند کھسیانو چتے رہے۔ تاریخ ان کو کبھی معاف نہیں کرے گی۔ کاش! مجاہدین نواز شریف کے اس معاملہ کو ٹھکرا کر کارگل کی فتح کو برقرار رکھیں اور قوم واپسی پر نواز شریف کا استقبال غداروں کی طرح کر کے ان کو اپنی صفوں سے نکال دیں۔ ایسے شخص کو پاکستان کی غیور قوم پر حکمرانی کا کوئی حق نہیں' ایٹمی قوت ایسے بے حس حکمرانوں کے ہاتھ میں دینا قوم کو تباہ کرنے کے مترادف ہے۔ قوم اپنے حکمران کے اس رویہ پر خون کے آنسو بہا رہی ہے۔ خدا ایسے حکمرانوں سے قوم کو نجات دے۔

۸/ اگست ۱۹۹۹ء چودھویں ختم نبوت کانفرنس کی تیاری

۸/ اگست کو حسب معمول برمنگھم میں چودھویں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہو گا جس کی تیاری کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ جناب طہٰ قریشی صاحب دفتر کے نگراں اور انگلینڈ کے سیکریٹری جنرل کی حیثیت سے دفتر لندن تشریف لا کر اپنی ذمہ داریاں حسن و خوبی نبھا رہے ہیں۔ دفتر ختم نبوت لندن کے ساتھ متصل ہال میں قرآن کریم کا مدرسہ شروع کر دیا گیا ہے' جبکہ دوسری منزل پر لائبریری قائم کر دی گئی ہے تاکہ عام مسلمان اس سے استفادہ کر سکیں جبکہ حافظ احمد عثمان کانفرنس کے دنوں میں دفتر نظم و ضبط سنبھالنے کے لئے لندن پہنچ چکے ہیں اور انہوں نے فرائض سنبھال لئے ہیں۔ مولانا منظور احمد الحسینی اور طہٰ قریشی نے مل کر دورے شروع کر دیئے ہیں۔ اسکاٹ لینڈ' بلیک برن اور لیسٹر کا دورہ مکمل ہو گیا ہے۔ مولانا محمد یوسف متالا' مولانا سلیم دھورات اور مولانا مفتی اسلم وغیرہ سے ملاقاتوں میں کانفرنس کے مقررین کی بابت بات چیت ہو گئی ہے۔ مولانا محمد اکرم طوفانی بھی لندن پہنچ گئے ہیں اور انہوں نے پورے انگلینڈ کا طوفانی دورہ شروع کر دیا ہے جبکہ صاحبزادہ طارق محمود ۱۲/ جولائی کو لندن روانہ ہو رہے ہیں۔ حضرت امیر مرکزیہ کے وفد اور حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب کا وفد ۲۴/ جولائی کو انگلینڈ روانہ ہو گا اور عام شہروں کا تفصیلی دورہ کرے گا۔ کانفرنس سے مولانا محمد اسعد مدنی' مولانا سعید احمد پالن پوری' مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی' مولانا فضل الرحمٰن' مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور دیگر علماء کرام خطاب کریں گے توقع ہے کہ مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ بھی کانفرنس میں خصوصی طور پر شریک ہوں گے بہر حال تمام قارئین سے درخواست ہے کہ کانفرنس کی کامیابی کے لئے بھرپور دعائیں کریں' جبکہ اہل انگلینڈ سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی مساجدوں میں اعلانات کے ذریعہ لوگوں کو کانفرنس پر شرکت کے لئے آمادہ کریں اور کوچوں وغیرہ کا انتظام کریں انشاء اللہ کانفرنس میں شرکت مسلمانوں کے لئے سعادت اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہو گا۔

عقیدۂ ختمِ نبوّت

نبی اس لئے آتا ہے کہ اس کے سپرد وحی کی جائے اور وحی کی ضرورت یا تو کسی نئے پیغام دینے کے لئے ہوتی ہے یا گزشتہ پیغام کی تکمیل کرنے کے لئے یا تحریفات کو درست کرنے کی خاطر!! تو ہم وحی محمدی (ﷺ) اور قرآن کو تکمیل دین کے بعد محفوظ پاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی یہی فرماتا ہے کہ وحی کی سب ضرورتیں پوری ہو گئیں لہٰذا اب مصلحین کی ضرورت اصلاح کے لئے رہ جاتی ہے انبیاؑ کی ضرورت قطعی باقی نہیں رہتی ....(مدیر)

ختم نبوت کا مسئلہ اسی طرح اسلام کے عقائد میں اہمیت رکھتا ہے' جیسے دوسرے عقائد ایمان کے لئے ضروری ہیں' بظاہر اس کا تعلق عقیدۂ رسالت ﷺ سے ہے' لیکن اصل بات یہ ہے کہ عقیدۂ رسالت ﷺ کی تکمیل ہی ختم نبوت سے ہوتی ہے۔ اس کے چند پہلو ہم یہاں بیان کرتے ہیں۔

(۱)......اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہ مانیں تو یقینی طور پر ہمارا ایمان قرآن کی طرف سے مذبذب اور ڈانواڈول ہو سکتا ہے اور یہ وسوسہ دل میں پیدا ہو سکتا ہے کہ کہیں اس کے احکام میں تبدیلی نہ ہو جائے جس سے بہانہ جوئی اور حیلہ طلبی پیدا ہو جائے گی اور مسلمان تعمیل احکام میں ظاہری اور باطنی طریقہ پر ایسا مستعد نہ رہ سکے گا' جس کا مطالبہ اللہ کرتا ہے۔

(۲)......دوسری بات یہ کہ ادائے فرض ناگوار گزرنے لگے اور وہ طبیعت پر بار معلوم ہوں گے' اسی بنا پر یہ خواہش پیدا ہو گی کہ اس سے آسان طریقہ سامنے آجائے کہ اسے ہم آسانی سے اختیار کر سکیں تو اس سے لازمی طور پر ایمان وایقان متاثر ہو گا' ہم آئے دن دیکھتے ہیں کہ مذہب کے نام پر جو خرافات پیش کی جاتی ہیں انھیں آسانی پسندی کی بنا پر لوگ خوشی قبول کر لیتے ہیں کہ چلو نماز پنج گانہ کی ادائیگی سے چھٹکارا ملا۔ عیسائیوں نے کفارہ کے مسئلہ کو خوشی سے جزو ایمان تسلیم کر لیا کہ جب مسیح علیہ السلام کا خون ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے

مولانا عبدالقیوم ناطق

تو ہمیں عمل سے نجات مل گئی' اسی لئے علماء اسلام اور محدثین کرام نے ان احادیث کو وضعی اور جعلی قرار دیا جن میں معمولی عمل پر اجر کثیر کی خبر کر دی گئی ہو' اس لئے اس قسم کی تبلیغ نے بہت سے انسانوں کے ایمان کو متزلزل کر دیا۔

(۳)......اگر عقیدۂ ختم نبوت کو نہ مانا جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے احکام کو مکمل دائمی اور تمام انسانوں کے لئے واجب التعمیل تسلیم نہ کیا جائے تو عمل کا مرکز ثابت اور قائم ہی نہیں ہو سکتا اور اس سے کم سے کم سہل انگاری اور لاپرواہی پیدا ہو سکتی ہے۔

یہ پہلو سامنے رکھ کر ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ جہاں رسول اللہ ﷺ کی رسالت کو تسلیم کرنا ضروری ہے وہاں ختم نبوت کو بھی عقیدہ کی حیثیت دینا بے حد اہم اور ضروری ہے۔

اب ہم قرآن حکیم کے ذریعہ اس کے بارے میں دلیلیں پیش کرتے ہیں کیونکہ قرآن پر عقیدہ ہر مسلمان اور صاحب ایمان کے لئے ضروری اور لازمی ہے۔ قرآن حکیم کہتا ہے:

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ..... وکان اللہ بکل شیئی علیما

ترجمہ: "(لوگو) محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔" (الاحزاب ۷۔ ۴۰)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا اس لئے اس کی تحقیق پہلے لغت کے لحاظ سے کرنی چاہئے لفظ "ختم" کے معنی مہر لگانے' بند کر دینے اور آخر تک پہنچانے کے ہیں اور کہیں کسی کام کو پورا کر کے فارغ ہو جانے کے ہیں' اس کی مثال یہ کہ ختم العمل جب عربی میں استعمال ہو گا تو اس کے معنی صرف ایک ہوں گے کہ کام سے فارغ ہو گیا۔

اسی طرح "ختم الاناء" جب بولا جائے گا تو اس کے معنی ہوں گے برتن کا منہ بند کر دیا گیا اور اس پر مہر لگا دی گئی تاکہ کوئی چیز اس میں سے باہر نہ نکلے اور پھر اس کے اندر داخل نہ ہو۔

اور جب "ختم الکتاب" استعمال کیا جائے گا تو اس کے معنی ہوں گے خط بند کر کے اس پر مہر لگا دی گئی تاکہ خط محفوظ رہے۔

اور بہت لغوی معانی ہیں اس لفظ کا استعمال ہوتا ہے اسی کی بنا پر اہل لغت اور اہل تفسیر

نے متفقہ طور پر بیک زبان و قلم لغات اور محاورہ عرب کے مطابق اس کے معنی "آخر النبیین" کئے ہیں۔

یہ تو ہے قرآنی آیات میں خاتم النبیین کی لحاظ سے اور تفسیر کی طرف سے وضاحت اب ہمیں احادیث نبوی کی طرف توجہ کرنی چاہئے کہ قرآنی آیات کی صحیح اور مستند شرح و تفسیر حدیث نبوی ہے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وضاحت یوں فرمائی:

"بنی اسرائیل کی قیادت انبیاؑ کرتے تھے جب کوئی نبی مر جاتا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔" (بخاری کتاب المناقب)

"میری اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاؑ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک عمارت بنائی اور خوبصورت بنائی مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوٹی ہوئی تھی' لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے مگر کہتے تھے کہ اس جگہ پر اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ تو وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا میرے بعد اب نہ کوئی رسول ہے نہ نبی۔" (ترمذی مسند احمد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری امت کے بعد کوئی امت نہیں۔"

اس طرح بہت سی احادیث نبوی خاتم النبیین کی تشریح و وضاحت کے لئے کتب احادیث میں مستند طور پر موجود ہیں' جنہیں محدثین نے اسناد کے مطابق صحیح قرار دیا ہے اب اس کے بعد جو کوئی نبی یا رسول ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ دجال اور کذاب ہے۔

قرآن و حدیث کے بعد تیسرے درجہ پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے تو یہ بات تاریخ حدیث رکھتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جن لوگوں نے اپنی نبوت کا اعلان کیا ان سب کے خلاف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے متفقہ طور پر جہاد کیا جن میں مسیلمہ کذاب کا ذکر سب سے اہم ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار تو نہیں کیا تھا بلکہ یہ دعویٰ کیا تھا کہ وہ شریک نبوت بنایا گیا ہے رسالت محمدی کا قائل ہونے کے باوجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے کافر اور ملت سے خارج قرار دیا اور اس کے خلاف جہاد کیا یہ تو تاریخی نقطہ نظر اب ہمیں عقلی پہلو سے بھی اس مسئلہ پر نظر ڈالنی چاہئے۔

الف: نبوت ایک ایسی صفت نہیں جو ریاضت و محنت کر کے حاصل کی جا سکتی ہے اور ہر ایک اسے پا لے۔

ب: یہ کوئی ایسا انعام نہیں جو خدمات کے تحت اس کے صلہ میں کسی کو دیا جائے بلکہ یہ ایک منصب ہے جس پر ایک خاص ضرورت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کسی کو مقرر فرماتا ہے' جب کسی داعی اور خدا کی طرف بلانے والے کی ضرورت ہوتی ہے تو ایک نبی کو اس کے لئے مقرر کر دیا جاتا ہے اور جب ضرورت نہیں ہوتی تو خواہ مخواہ انبیاؑ پر انبیاؑ نہیں بھیجے جاتے۔

ہمیں قرآن حکیم سے یہ بات معلوم کرنی چاہئے کہ نبی کے مقرر کرنے کی ضرورت کن کن حالات میں پیش آتی ہے تو غور سے قرآن حکیم کا مطالعہ کرنے کے بعد چار صورتیں ایسی ہیں جن میں انبیاؑ کرام مبعوث کئے گئے:

(۱)..... ایک تو یہ کہ کسی خاص قوم میں نبی کی ضرورت کیوں ہوئی کہ اس میں پہلے کوئی نبی نہ آیا اور دوسرے نبی کا پیغام بھی اس قوم تک نہ پہنچ سکا۔

(۲)..... دوسری وجہ یہ کہ پہلے گزرے ہوئے نبی کی تعلیم بھلا دی گئی ہو یا اس میں تحریف یا رد و بدل اور کمی کر دی گئی ہو اور اس کے پیغام کی پیروی کا امکان نہ رہا ہو۔

(۳)..... تیسری وجہ یہ کہ گزشتہ نبی کے ذریعہ مکمل تعلیم و ہدایت لوگوں کو نہ ملی ہو اور تعلیم دین کی تکمیل کے لئے مزید نبیوں کی ضرورت ہو۔

(۴)..... چوتھی یہ کہ ایک نبی کے ساتھ اس کی مدد کے لئے ایک اور نبی کی ضرورت ہو۔

ان چاروں صورتوں کو سامنے رکھ کر دیکھا جائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کی کوئی ضرورت باقی نہ رہی۔

قرآن حکیم خود بتاتا ہے کہ رسول اللہ کے زمانے سے مسلسل حالات موجود رہے ہیں کہ آپ کی دعوت قرآن حکیم خود بتاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کے لئے مبعوث فرمایا گیا اور ہمیں دنیا کی تاریخ و تمدن بتاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے مسلسل ایسے حالات موجود رہے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت تمام دنیا اور قوموں ملکوں تک پہنچ سکتی ہے اور پہنچ رہی ہے اس لئے پہلی ضرورت ختم ہو گئی اور کسی نبی کے آنے کی ضرورت

نہ رہی۔

دوسری صورت کا جواب یہ ہے کہ قرآن خود اس کا گواہ ہے کہ قرآن محفوظ ہے جس کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود لی ہے اسی کے ساتھ احادیث و سیرت نبوی کا ذخیرہ اس کا گواہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت بالکل صحیح اور اپنی اصلی صورت میں محفوظ ہے اور اس میں ذرہ برابر تحریف نہیں ہوئی اور تبدیلی قیامت تک نہ ہو سکے گی اور جو تعلیم زبانی اور عمل کے ذریعہ ہمیں دی گئی وہ آج بھی ہمارے سامنے ہے اور اس طرح محفوظ ہے کہ گویا ہم نے اپنے کانوں سے سنا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

اب رہی تیسری ضرورت تو یہ بات بھی واضح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے دین کی تکمیل کر دی گئی اور اللہ نے اس کو واضح طور پر اپنے کلام پاک میں ظاہر فرمایا اس لئے تکمیل دین کے لئے یہ ضرورت بھی باقی نہیں کہ کوئی نبی بھیجا جائے۔

اس کے بعد رہا چوتھی ضرورت کا حال کہ اگر کوئی مددگار نبی کی ضرورت ہوتی تو اسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہی آپ کے ساتھ مقرر کر دیا جاتا اس لئے ظاہر ہے کہ جب مقرر ہی نہ کیا گیا تو پھر یہ ضرورت بھی باقی نہ رہی۔

اب اگر کوئی پانچویں وجہ یہ قرار دے جس کی بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی کی ضرورت ہوئی اور اس کا جواز یہ پیدا کرے کہ قوم بگڑ گئی ہے' اس لئے اصلاح کی خاطر ایک نبی کی ضرورت ہے تو ہم اس سے سوال کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ محض اصلاح کے لئے کوئی نبی کب بھیجا گیا تو اسے کیوں بھیجا جا سکتا ہے' نبی اس لئے آتا ہے کہ اس کے سپرد وحی کی جائے اور وحی کی ضرورت یا تو کسی نئے پیغام دینے کے لئے ہوتی ہے یا گزشتہ پیغام کی تکمیل کرنے کے لئے یا تحریفات کو درست کرنے کی خاطر' تو ہم وحی محمدی اور قرآن کو تکمیل دین کے بعد محفوظ پاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی یہی فرماتا ہے کہ وحی کی سب ضرورتیں پوری ہو گئیں' لہٰذا اب مصلحین کی ضرورت اصلاح کے لئے رہ جاتی ہے' انبیا کی ضرورت قطعی باقی نہیں رہتی۔

○

بقیہ: جھوٹے نبی

کر دلی کو نبی کا نعم البدل قرار دیا ہے' حالانکہ ولی صحابی و تابعی کا تبع تابعی کے درجہ کو بھی نہیں پہنچ سکتا' چہ جائیکہ نبی پر ولی کو فوقیت ہو اور ولی نبی کا نعم البدل ہو اور گوہر شاہی جیسے شخص جو اس ہوش و حواس سے بے خبر بھی تو انسانیت کے زمرے میں بھی نہیں آتے چہ جائیکہ نبی سے افضل ہو۔

الغرض یہ سب کچھ گوہر شاہی نے اپنی فضیلت اور رتبہ و جاہ کی خاطر کیا کہ معاشرہ میں مقام عزت ملے یہ معلوم نہ تھا کہ غیرت مند مسلمان تیرے وجود کو ہی اس کرۂ ارض میں برداشت نہ کریں گے۔ آج! غازی عبدالقیوم کی ضرورت ہے۔ قابل غور بات جس ملک میں مسلمان حکمران ہوں اور اسلام کے نام پر حاصل کیا ہو آج اس کی پاک دیواروں کو گوہر شاہی کے غلیظ ترین نعروں سے گندا کیا جا رہا ہو جس کے مشہور چوکوں پر علی اعلان اس غلط عقیدہ کی تبلیغ ہو رہی ہو' انبیا کی گستاخی ہو' علماء امت کو گالیاں دی جا رہی ہوں حکومت خاموش تماشائی بنی رہے۔

یہ دولت کہاں سے آئی؟ یہ مال کہاں سے آیا؟ اور اس کی پشت پناہی کون کرتا ہے؟ ان کے مقاصد کیا ہیں؟ یہ بات ہمارے حکمرانوں پر عیاں ہے مگر وہ ان پر ہاتھ ڈالیں تو ان کا آقا امریکہ ناراض ہوتے ہی حکمرانی کی کرسی سے اتار دے گا۔

یہ مسئلہ ابھی ختم نہیں ہوا تھا کہ لاہور میں مسیلمہ کذاب اور مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشین یوسف کذاب نے جھوٹا دعویٰ نبوت کر دیا' یہ جسارت کیوں ہوئی؟ اس کا تعلق بھی پہلی بات سے ہے کہ اگر حکومت گوہر شاہی کو مرتد کی شرعی سزا دیتی تختہ دار پر لٹکاتی جیسے ماضی کے غیرتمند مسلمانوں نے کیا' یوسف کذاب کیا قیامت تک کوئی بھی ہمت و جسارت نہ کرتا اور حکمران بھی رحمت للعالمین کی شفاعت کے مستحق ہوتے۔

پاکیزگی اور ذائقے کا حسین سنگم...... خالص دیسی گھی سے تیار کردہ

برانچ: گھنٹہ گھر فون: ۲۲۴۲۰۳' سیٹلائٹ ٹاؤن فون: ۲۵۰۰۰۹' پیپلز کالونی
فون: ۲۷۵۰۰۲' جناح روڈ اسلامیہ کالج چوک فون: ۲۱۵۱۲۰ گوجرانوالہ

ظہورِ مہدی اور مرزا قادیانی

مولانا عبداللطیف مسعود

مرزا قادیانی نے دجل و فریب سے ہر متوقع اور غیر متوقع شخصیت کے منصب کا دعویٰ کیا، مگر اس کی کارکردگی ہر محاذ اور پہلو پر بالکل صفر رہی کیونکہ یہ صاحب صرف مکاری اور عیاری کے ہی ماہر تھے، حقیقت سے بالکل دور اور ناواقف تھے چنانچہ مرزا جی نے پہلے ملہم ہونے کا دعویٰ کیا، محدث ہونے کا دعویٰ، مجدد ہونے کا دعویٰ، مہدی ہونے کا دعویٰ کیا، پھر مثیل مسیح پھر خود مسیح موعود یا مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ کیا حتیٰ کہ اس کے بعد محدثیت سے ترقی کر کے نبوت کا دعویٰ پھر مسیح موعود کے حوالہ سے نبی و رسول ہونے کا دعویٰ کیا، مگر یہ تمام دعاوی ایک خاص ترتیب سے اور انتہائی چالاکی اور عیاری کے ساتھ، ملہم، مجددیت اور محدثیت کے دعویٰ مخفی طور پر کیا، مسیحیت کا وفات مسیح کے تحت، نبوت و رسالت کا ظل و بروز کے آئینے میں مگر مہدویت کا رد تمامی و انضمامی طور پر کہ یہ دونوں (مہدویت و مسیحیت) ایک ہی ہیں، کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ: "لا مہدی الا عیسیٰ" (ابن ماجہ) اس نے کہا کہ اس حدیث کے تحت یہ دونوں منصب ایک ہی ہیں (پھر اپنے دعووں کی یلغار میں دلی زبان سے کرشن اور جے سنگھ بہادر کا بھی دعویٰ کیا) ادھر اہل اسلام کے ہاں مہدی اور مسیح دو الگ الگ ہستیاں ہیں دونوں کے متعلق ہر حدیث کی کتاب میں الگ الگ باب منعقد کیا گیا ہے، حتیٰ کہ ابن ماجہ میں بھی دونوں باب ہیں۔ ظہور مہدی کا الگ اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کا الگ اول الذکر مہدی پیدا ہوں گے اور ثانی الذکر (مسیح) آسمان سے نازل ہوں گے، یہ مسئلہ مستقل طور پر ہماری تفاسیر، احادیث، علم کلام کی کتب میں الگ الگ مصرح اور مجمع علیہ ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول کی طرح ظہور مہدی کے بارے میں احادیث صحیحہ بکثرت وارد ہیں کئی ائمہ سلف نے اس مسئلہ کے متعلق مستقل رسائل مرتب کئے ہیں جیسے العرف الوردی للسیوطیؒ، القول المختصر لابن ہیثمی وغیرہ، اس طرح خلف نے بھی اس مسئلہ پر کئی تحریرات مرتب فرمائی ہیں، جیسے مقدر الدرر، علامہ البرزنجی المدنی کا رسالہ، شیخ العرب والعجم کا رسالہ جس میں انہوں نے تمام روایات صحیحہ مع تصحیح کے جمع فرمائی ہیں حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھی المدنی کا رسالہ نیز نواب صدیق حسنؒ کا رسالہ اقتراب الساعۃ، شاہ رفیع الدینؒ کا قیامت نامہ اور الریاض المستطابہ للفاضل یحییٰ بن ابی بکر العامری الیمنی اور مجدد الملۃ حضرت مولانا محمد اشرف علی التھانوی کا رسالہ الخطاب الملیح فی ذکر المہدی والمسیح، وغیرہ کافی جاندار اور بہترین رسائل ہیں۔

متاخرین بزرگوں کے رسائل میں منکرین کے شبہات کے جوابات اور کئی اصولی مباحث درج کر دی گئی ہیں حتیٰ کہ ان احادیث صحیحہ کثیرہ کے تحت یہ مسئلہ اتنی پختہ اور صحیح سطح پر منتج ہو گیا کہ علما متکلمین نے اس کی شہرت و صحت کے تحت مستقل طور پر اپنے علم کلام میں داخل کر لیا ہے جو کہ اس کی صحت اور پختگی کی زبردست تصدیق ہے۔

انکار مہدی کی وجہ:

قدما میں سے خروج مہدی کا انکار علامہ ابن خلدون نے کیا کہ احادیث مہدی متضاد ہیں جبکہ ان کے مقابلہ میں محدثین نے اپنی تصنیفات میں امام مہدی (علیہ الرضوان) کی احادیث کا ذکر مستقل ابواب کے تحت فرمایا ہے حتیٰ کہ صحاح ستہ میں ان کا تذکرہ ہے شیخین نے ضمناً و اشارتاً ان کا ذکر فرمایا ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو مسلمانوں کے امام پہلے سے موجود ہوں گے چنانچہ امام بخاریؒ نے ذکر کیا: "کیف انتم اذا نزل فیکم وامامکم منکم" الخ (ص ۴۹۰/ج ۱) امام مسلمؒ نے تو اس سے کہیں بڑھ کر صراحت کر دی ہے کہ بوقت نزول مسلمانوں کے امام تحریمہ لینے والے ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لے آئیں گے تو موجودہ امام کہیں گے کہ "تعال صل لنا" کہ آئیے حضرت نماز پڑھائیں! وہ فرمائیں گے کہ یہ تمہارے لئے ہی اقامت ہوئی ہے لہٰذا تم ہی پڑھاؤ "تکرمۃ ہذہ الامۃ" یہ اس امت کی بزرگی ہے کہ ایک نبی (علیہ السلام) اس امتی کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں۔ یہ مسلم شریف کا ذکر ہے باقی ابوداؤد، ترمذی شریف اور ابن ماجہ میں مستقل ابواب کے تحت احادیث مہدی مذکور ہیں باقی دیگر کتب حدیث میں بھی یہ ابواب منعقد ہیں یہ محدثین امت کا مزاج ہے ان کے مقابلہ میں ایک مورخ ابن خلدون جو محض مورخ ہیں ان کی کیا وقعت ہے لہٰذا قابل اعتماد فیصلہ محدثین کا ہی ہوگا باقی رہا ابن خلدون کے علاوہ بھی کئی گمراہ دجال و فرقے منکر ہو سکتے ہیں بہر حال اہل سنت کے ائمہ محدثین کی صورت حال یہ ہے جو آپ کے سامنے

پیش کر دی گئی ہے۔ ویسے منکرین تو نزول مسیح علیہ السلام کے بھی ہیں، دابۃ الارض کے بھی ہیں، باقی اشراط الساعۃ کے بھی ہیں۔

مرزاجی کا ایک خاص طریقہ واردات:

یہ صاحب اپنے مفاد و مطلب کے مطابق ایک آدھ ضعیف روایت کو بنیاد بنا کر اپنا مطلب نکال لیتے ہیں اور اس کی صحت و تصدیق کی پرواہ کئے بغیر اس کا خوب چرچا کریں گے، مگر جو چیز بکثرت احادیث صحیحہ سے بھی ثابت ہو اور اس پر امت کا تواتر بھی ہو لیکن ان کے مفاد کے خلاف ہو تو اس کو وہ مختلف دجالانہ ہتھکنڈوں سے غلط ثابت کرنے کی خوب کوشش کریں گے مثلاً حدیث مجدد از حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اس کو تو بلا ذکر ابی ہریرۃ خوب ذکر کریں گے نہ کوئی اس پر جرح کریں گے اور نہ ہی کوئی تاویل بلکہ من و عن قبول کر کے قدم قدم پر ذکر کریں گے اپنی مجددیت کی بنیاد اس پر رکھیں گے، مگر انہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح جو کہ صرف ابو داؤد میں ہی نہیں بلکہ ہر ایک صحاح میں مذکور ہے اور اس کی بے شمار دیگر اسناد بھی ہیں۔ آج تک کسی محدث و مفسر نے اس پر کوئی تنقید بھی نہیں کی، مگر یہ نظریہ ان کے مفاد کے خلاف ہے لہٰذا ان احادیث میں ہزار قسم کے کیڑے نکالیں گے، کبھی تضاد و تناقض کا بہانہ، کبھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر بے جا طعن، کبھی قرآن کے ساتھ مخالفت، کبھی اس کو دجالانہ عقیدہ کہا اور کبھی عیسائیوں مردوں کا درآمدی عقیدہ بتایا اور کبھی ابتدائی مسلمانوں کی منکوحہ عیسائی خواتین کا درآمدی عقیدہ بتایا، کبھی سند حدیث پر حملہ اور کبھی فن حدیث میں بے جا ہرزہ سرائی اور کبھی اسلاف کا کم فہم وغیرہ بے جا جاہلانہ ہرزہ سرائی، مگر یہ سب خود تراشیدہ باتیں ہیں کوئی بھی سابقہ مجدد، محدث و مفسر وغیرہ ان کا ہمنوا نہیں۔ بھلا بتایئے ایسے مفاد پرست اور عیار انسان کو کیا کہا جا سکتا ہے؟ اور اس کی اس فضول گفتگو کا کیا وزن ہو سکتا ہے، نہ کبھی مجدد کی گواہی اس کے حق میں مل سکتی ہے نہ کسی مفسر و محدث کی اور نہ کسی امام مجتہد اور محدث و متکلم کی۔ محض اپنی فضول گفتگو ہے۔

مرزا کے شخصی مہدی کے انکار کی وجہ:

اگرچہ اس بات پر بکثرت احادیث صحیحہ وارد ہیں۔ اشراط الساعۃ یعنی قیامت کی نشانیوں کی یہ ایک اہم جزو ہے جس کو تمام محدثین نے قبول کر لیا اور مستقل ابواب منعقد فرمائے، متکلمین نے اپنی کتب میں درج کیا، مگر مرزاجی کبھی بھی نہ مانیں گے کیونکہ آنجہانی انگریز بہادر کا خود کاشتہ پودا تھے اور ان کا سابقہ مہدی سوڈانی سے سابقہ پڑ چکا تھا، جس کی بنیاد پر وہ اس لفظ سے ہی کافی الرجک تھے۔ مرزا جی نے ابتداً میں مہدویت کا دعویٰ تو کر دیا حتیٰ کہ مکمل فٹنگ کے لئے کہہ دیا کہ میری بھی کئی دادیاں سادات سے ہیں لہٰذا میں ہی ولد فاطمہ کا مصداق ہوں، مگر جب سرکار انگریزی نے آنکھیں دکھائیں تو فوراً ہی پینترا بدل دیا کہ میں وہ مہدی نہیں، جس کے متعلق حدیث میں ہے کہ "یخرج من عترتی من ولد فاطمہ لو بعدیا سمعت ان بعض الجہال ان المہدی یخرج من عترتی من ولدی فاطمہ" (خطبہ الہامیہ) اور مہدی کی تمام احادیث ہی مجروح اور ضعیف ہیں بوجہ تناقض و تعارض کے اور ابن ماجہ کی حدیث صحیح ہے کہ "لا مہدی الا عیسیٰ" اسی طرح شیخ اکرم صابری نے لکھ دیا کہ مہدی ہی عیسیٰ ہوں گے۔ حالانکہ یہ حدیث ضعیف اور ناقابل اسناد ہے اور شیخ صابری نے بعض بر آمد سے یہ قول نقل کر کے اس کی مکمل تردید کر دی ہے دیکھئے (اقتباس الانوار ص ۵۲)۔ اسی طرح انہوں نے مستقل طور پر نزول مسیح کا تذکرہ فرمایا ہے دیکھئے یہی کتاب (ص ۲۷) کیونکہ احادیث صحاح میں دونوں کے متعلق مستقل اور الگ الگ ابواب منعقد فرمائے گئے ہیں۔ حتیٰ کہ خود عیسیٰ ابن ماجہ میں بھی دونوں باب الگ الگ منعقد فرمائے گئے ہیں، اگر بخاری شریف میں مستقل امام مہدی کا منعقد ہیں تو ضمناً تو ہے وامامکم منکم مگر بخاری میں تیری مجددیت کا کوئی باب یا ذکر نہیں۔ تو وہ کیونکر سر پر اٹھائے پھرتے ہو اور نزول مسیح کو کیوں نظر انداز کرتے ہو اور بھئی! صراحت بخاری شریف سے لے کر حدیث کی کتاب میں موجود ہے وہ اپنی مثال آپ ہے، قرآن کی ہر تفسیر میں صاف و صریح تفصیل و وضاحت موجود ہے اور لا مہدی الا عیسیٰ کی تصنیف قدیم ہے اور مرزاجی سے صدیوں پیشتر کی مذکور ہے۔ لہٰذا قابل قبول اور مستند نظریہ جمہور اہل اسلام کا ہی ہوگا۔

امام مہدی اور حضرت عیسیٰ دو الگ الگ ہستیاں ہیں:

کیونکہ دونوں حضرات کے تمام حالات و کوائف ابتداء سے انتہا تک الگ الگ مندرج ہیں، اس لئے دونوں کا اتحاد ناممکن اور محال ہے اور نہ اہل حق میں سے کسی نے ایسا لکھا یا کہا ہے امام مہدی کے متعلق اخلاق الخلق صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: "مہدی میری اولاد سے حضرت فاطمہ کی اولاد سے پیدا ہوں گے۔ اس کی پیدائش کے بعد ان کا نام میرے نام پر ہوگا۔ ان کی والدہ کا نام میری والدہ کے نام پر آمنہ ہوگا اور ان کے باپ کا نام

میرے والد محترم عبداللہ کے نام پر عبداللہ ہوگا۔ ان کے اخلاق عالیہ بھی میرے اخلاق پر ہوں گے وہ ملت اسلامیہ کی سیاسی اور مذہبی مکمل قیادت فرمائیں گے' سات یا نو سال تک خلافت کریں گے' جس میں زمین عدل وانصاف سے بھر دیں گے' جیسے کہ پہلے وہ ظلم و ستم سے بھرپور ہوگی' سات سال کے بعد حضرت عیسیٰ آجائیں گے پھر ان کے ساتھ مل کر قتل دجال میں بھی ان کی معاونت کریں گے' آخر طبعی موت فوت ہوں گے اور ان کے بعد مکمل سیادت و قیادت حضرت مسیح علیہ السلام کے ہاتھوں پر ہوگی۔" (ابو داؤد)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا کوئی تذکرہ نہیں بلکہ وہ سابقہ اولوالعزم پیغمبر عیسیٰ ابن مریم علیہم السلام' حضرت مریم بتول کے صاحبزادے' صاحب الانجیل اور رسولاً الی بنی اسرائیل ہوں گے جو پیدا نہیں بلکہ آسمان سے نازل ہو کر بلا کسی تعارف و شناخت کے آتے ہی امت کی قیادت سنبھال کر ۴۰ یا ۴۵ سال تک ان کا مبارک زمانہ چلے گا' عدل وانصاف سے عوام الناس مالامال ہوگی وہ اگر یہود و نصاریٰ اور ان جیسے دیگر گمراہ طبقوں کی اصلاح فرمائیں گے' منافقین کو قتل کریں گے' عیسائی صلیب توڑیں گے' خنزیر پرورش کی بجائے کارپوریشن کی طرح ان کو ماریں گے یعنی جیسے کارپوریشن والے کتے مار دیتی ہے اسی طرح مسیح (علیہ السلام) بھی اس خباثت کو بھی ختم کریں گے' تمام لوگ ایک ہی مذہب یعنی اسلام پر آجائیں گے' مال و دولت کی کثرت ہوگی' امن و امان کا دور دورہ ہوگا' نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام شادی بھی کریں گے' دو بچے' نام موسیٰ اور محمد پیدا ہوں گے' پھر آپ طبعی موت وفات پائیں گے اور تمام مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے اور پھر روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں جہاں ان کی قبر کی جگہ موجود ہے وہاں دفن ہوں گے اور اخلاق الخلق صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پورا ہو جائے گا "فیصلی علیه المسلمون ویدفن معی فی قبری فیکون قبره ....." اب آپ ایمانداری سے بتلایئے کہ یہ دونوں ہستیاں جن کے حالات و کوائف بالکل ابتداء سے انتہا تک بالکل الگ الگ ہیں کس طرح ایک ہو سکتی ہیں؟

ان حقائق کے بالمقابل کسی مراق و ہسٹیریا کے مارے ہوئے کسی کذاب کی بات کا کیا وزن ہو سکتا ہے؟ صاف ظاہر ہے کہ ایسے احمق کی بات محض ہذیان تو ہو سکتی ہے کسی تحقیق پر مبنی نہیں ہو سکتی اور واللہ وباللہ نہ ہی اسے کوئی تحقیق مقصود تھی محض ہرزہ سرائی کرتے ہوئے بھولے بھالے عوام کو وسوسوں کا شکار کرنا چاہتا ہے۔ اللہ ایسے خناسوں سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

مرزاجی کی مفاد پرستی:

مرزاجی نے تمام صحیح احادیث کو رد کر دیا اور ایک ضعیف حدیث کو بنیاد بنا لیجئے اس کی سند کیسی ہے جبکہ اسی کتاب کے حواشی میں اس کی تضعیف مندرج ہے اس پر اپنے تماشے کی بنیاد رکھ دی' حدیث میں ہے: "لا مهدی الا عیسی" (ابن ماجہ) کہ مہدی صرف عیسیٰ ہی ہیں۔ حالانکہ اگر مرزا کا مفہوم درست ہوتا تو چاہئے تھا کہ الفاظ یوں ہوتے کہ لا عیسیٰ الا مہدی کہ عیسیٰ ہی مہدی ہوں گے۔ اسی طرح دوسرے ہر قسم کے مہدی کی نفی ہو سکتی تھی مگر حقیقت یوں نہیں بلکہ اصل یہ ہے کہ ہر نبی مہدی ہی ہوتا ہے چنانچہ ہم بھی اپنے آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہادی عالم کہتے ہیں' آپ نے خود فرمایا کہ: "انا رحمة مهداة" نیز تمام صحابہ کرامؓ بھی ہادی ہیں' چنانچہ آپ نے فرمایا: "علیکم بسنتی وسنته خلفاً الراشدین المهدیین" دیکھئے آپ نے اپنے خلفاء کو مہدیین فرمایا' حالانکہ یہ مہدی اور ہیں اور وہ مہدی اور ہے ان کو مہدیین لینے سے اس مخصوص مہدی کی نفی نہیں ہو جاتی اور نہ ہی مقصود ہے۔ آپ نے اپنے تمام صحابہ کو آسمان ہدایت کے ستارے فرمایا کہ تم جس کے بھی پیچھے لگ جاؤ گے ہدایت پا جاؤ گے۔ نیز آپ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہادیا مہدیا فرمایا نیز حضرت جریر بن عبداللہ یحلی رضی اللہ عنہ کو بھی "اللھم اجعلہ ھادیا مھدیا" فرمایا۔ دیکھئے (بخاری شریف ص ۳۳۳' ۴۴۴' ۹۳۸) تو لفظ مہدی سے اگر استدلال کریں تو معاملہ پہلے ہی ختم ہو جاتا ہے تیرے مہدی بننے کی نوبت ہی نہیں آتی۔ حالانکہ یہ سب فرامین برحق ہیں یہ سب ہادی مہدی ہی ہیں' لیکن یہ مہدی ہونا ان کی صفات ہیں۔ آخر زمانہ میں آنے والے مہدی کا یہ لقب ہوگا جیسے سارے صحابہ ہی راستباز تھے لیکن مشہور ابوبکرؓ ہوئے کہ اس سے دوسروں کی راستبازی اور صدیقیت کا انکار کر دو گے؟ نہیں بلکہ تمام صحابہ کرامؓ ہی راستباز اور صدیق ہیں فرق صرف صفت و لقب کا ہوگا۔ اسی طرح تمام

صحابہ کرامؓ ہادی و مہدی ہی ہیں مگر چونکہ وہ منبع ہدایت ہی تھے مگر آخر زمانہ میں آنے والے مہدی کا لفظ مہدی لقب ہوگا جو صفت ممتاز ہوتا ہے' اسی طرح صدیق اکبر کا لقب اور دیگر صحابہ کرامؓ کی صفت ہوگا۔

حضرات گرامی! دیگر حضرات منکرین اور مرزائی میں بڑا فرق ہے ان لوگوں نے مہدی کا انکار کسی بحث یا الجھن کی بنا پر کیا خود دعویٰ نہ کیا برخلاف مرزا قادیانی' کہ اس نے محض اپنی مفاد پرستی کے پیش نظر دعویٰ کیا کہ اس کا آقا نعمت انگریز اس لفظ سے الرجک ہوتا تھا نیز یہ خود لکھڑا مہدی بننے کا ارادہ رکھتا ہے کہ نہ کوئی جدوجہد' نہ کوئی محنت و مشقت کرنا پڑے' محض دعووں کی مالا پہن کر نمبر بنانے اور امت مرحومہ کو گمراہ کرنے کی دھن تھی۔ چلو ایک منٹ کے لئے تسلیم کرلیں کہ حدیث میں لا مہدی الا عیسیٰ آیا ہے مگر ذرا یہ بھی بتایئے کہ وہ کرشن بھی ہوگا' نیز جے سنگھ بہادر بھی ہوگا' کم از کم یہ تو سب مسلم ہے کہ وہ مسلمان ہوگا' مگر کرشن ہندو نام ہے اور جے سنگھ تو سکھوں کا نام ہے۔ بتایئے کہ یہ کس حدیث میں آیا ہے؟ ذرا مہدی برحق اور جے سنگھ میں جوڑ تو دکھاؤ؟ مرزا جی' مرزائی! آپ کی مثال تو وہی ہے کہ اونٹ رے اونٹ تیری کونسی کل سیدھی؟

امام مہدی کا لقب مہدی کیوں ہوگا؟:

اگرچہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام' صحابہ کرامؓ' ائمہ دین فی تفسیر سب کے سب ہادی و مہدی ہی ہوتے ہیں' مگر یہ ان کی صفات ہیں۔ چنانچہ ائمہ بنی اسرائیل کے متعلق فرمایا:

"ہم نے امت موسیٰ سے پیشوا بنائے جو ہمارے حکم کے مطابق راہنمائی کرتے تھے' جبکہ انہوں نے مخالفت حق کو برداشت کیا وہ لوگ ہماری آیات پر یقین رکھتے تھے۔"

اسی طرح امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشواؤں یعنی صحابہ کرامؓ کو آسمان ہدایت کے ستارے فرمایا: بایہم اقتدیتم اھتدیتم "جس کا دامن بھی تھام لوگے ہدایت یافتہ ہو جاؤ گے۔" اسی طرح بعد کے ائمہ دین کے متعلق فرمایا کہ ہر صدی کے سر پر کچھ لوگ ایسے آئیں گے جو کہ امت کی صحیح صحیح راہنمائی فرمائیں گے یہ مجددین کا گروہ ہے نیز فرمایا یہ علم دین ہر زمانہ کے دیانتدار لوگ حاصل کریں گے' پھر وہ غلو پسندوں کی تحریفات' باطل پرستوں کی دسیسہ کاریاں اور جاہلوں کی لچر تاویلات سے دین کے روشن چہرے صاف کریں گے۔ چنانچہ ہر دور کے مجددین کا یہی وظیفہ حیات رہا' نیز فرمایا مگر آخری زمانہ میں فتنہ و فساد اور بے دینی کا خوب دور ہوگا' دین سے دوری بڑھ جائے گی' من مانیاں اور مفاد پرستی عام ہوگی۔ نئے نئے نظریات اور اعمال کو دین کا حصہ قرار دے کر خوب بے دینی کا زور ہوگا' اس لئے ان تمام گمراہیوں اور کثافتوں پر قابو پانے کے لئے اور امت کی صحیح صحیح راہنمائی کے لئے آنے والے کا لقب بوجہ مشکلات کے امام مہدی (پیکر ہدایت) ہوگا۔ اگرچہ سابقہ مجددین بھی ہادی و مہدی ہی تھے مگر ان کی ذمہ داریاں اتنی نہ تھیں کہ ان کا لقب ہی مہدی (پیکر رشد و ہدایت) ہو جائے۔ یہ بات خوب ذہن نشین رکھئے۔

امام مہدی کو کیا مانا جائے گا؟ آیا ان پر ایمان لانا لازمی ہوگا؟

یہ نکتہ ایک اہم نکتہ ہے کہ جس کے پیش نظر کئی افراد وسوسے کا شکار ہو کر انکار مہدی کی طرف مائل ہو گئے' حالانکہ یہ بات کوئی باعث تشویش نہیں جیسا کہ آپ سابقہ سطور سے سمجھ گئے ہوں گے۔ ابوداؤد کی حدیث پاک کے مطابق امام مہدی کے متعلق صرف اتنا آیا ہے کہ امام مہدی آئیں گے اور ان کی نصرت و تعاون لازمی ہوگا۔ باقی آپ کی نفس ذات پر ایمان لانا کوئی ضروری نہیں اور یہ حقیقت تو اب بھی آپ کے سامنے ہے کہ جو جماعت یا فرد دین کی صحیح تبلیغ اور ترویج کرے اس کا تعاون لازمی اور مخالفت حرام ہوتی ہے۔ مگر اس کی نفس ذات پر ایمان لانا ضروری ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔

حضرات گرامی! ہم نے خدا کے کلام پر ایمان لانا ہے کہ تعاونوا علی البر والتقویٰ اس کی ذات پر نہیں' اسی طرح ہم نے اخلاق اخلاق صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد و حقائق پر ایمان لا کر امام مہدی کا نصرت و تعاون کرنا ہے کہ وہ دین کی صحیح ترویج و قیادت فرمانے والے ہوں گے اور عدم نصرت و تعاون کی صورت میں ان کی نہیں بلکہ دین کی مخالفت ہوگی جو کہ صراحتاً حرام ہے۔ بس یہ ایک مختصر سی بات تھی جو کہ کئی اذہان کو پریشان کررہی تھی' کوئی نئے ظہور پر ایمان لانے سے جھجک وانکار کر رہا تھا' کوئی تکمیل دین کے بعد ایمانیات میں اضافہ سے الرجک ہو رہا تھا' جبکہ ان میں سے کوئی بات بھی نہ تھی' دین کامل ہے' ایمانیات کامل ہیں اور امام مہدی بھی آئیں گے' ان کی نصرت و تعاون بھی از بس اور ضروری ہوگا۔

دیکھیے اخلاق الخلق صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"قیام قیامت سے قبل دس نشانیوں کا ظہور لازمی ہے جن میں سے دابۃ الارض' یاجوج ماجوج' طلوع شمس من المغرب بھی ہے تو کیا ان سب پر بھی ایمان لائیں گے؟ اور کسی وسوسے کی بنا پر منکرین مہدی نے اس آثار کا بھی کبھی انکار کیا ہے؟ ہرگز نہیں' ہرگز نہیں۔"

ان امور پر ایمان نہیں لائیں گے بلکہ اخلاق الخلق صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر ایمان لائیں گے کہ یہ امور ظاہر ہوں گے اور وہ ہو کر رہیں گے' نفس دابۃ پر ایمان نفس یاجوج ماجوج پر ایمان لانا قطعاً مطلوب نہیں' اسی طرح ہمارا دین کامل و مکمل ہے کسی بھی جزئی کا اضافہ ناممکن' ہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں کہ وہ تو نبی برحق ہیں تو سن لیجئے کہ وہ ہمارے ایمانیات کا پہلے جزو ہیں نئے سرے سے ان پر ایمان کی ضرورت ہی نہیں' نیز جیسے فرمایا کہ مجددین آئیں گے مگر ان کی ذات پر ایمان لانا نہیں بتایا' جیسے اکرام مسلم ہمارا دینی حکم ہے اس سے بڑھ کر تکریم علماً حق ہے یہ بھی لازمی ہے اولیا کرام کی تعلیم لازمی حتیٰ کہ ان کی توہین خدا کے ساتھ جنگ ہے' ایسے ہی درجہ بدرجہ ائمہ دین' مجددین' فقہا کرام' مفسرین' ائمہ مجتہدین ایسے ہی امام مہدی ہوں گے تو ان کے ظہور پر بوجہ دینی قیادت و سیادت کا ان کا اکرام و تعظیم بوجہ تعاونوا علی البر والتقویٰ ضروری ہو گی' ان کا تعاون و نصرت فرض اور لازمی ہو گی ان کی مخالفت حرام ہو گی۔

دعوئ مہدویت میں کثرت

ناظرین کرام! تحریر بالا سے آپ کے سامنے ایک نہیں بلکہ دو عدد مہدی آرہے ہیں:

اہل اسلام کا مہدی برحق:

جو صحیح احادیث کے مطابق من ولد فاطمہ ہوں گے ان کا نام باپ کا نام اور والدہ کا اسم گرامی تینوں الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہوں گے یعنی محمد بن عبداللہ آمنہ کے جگر گوشہ' اخلاق و شمائل میں بھی نمونہ جد امجد ہوں گے' وہ پیدا ہوں گے نہ کہ کسی غار میں روپوش ہیں' آکر امت مسلمہ کی بہترین سیادت و قیادت فرمائیں گے' دین و دنیا میں مکمل راہنمائی فرما کر امت کو صحیح مقام پر لے آئیں گے' سات سال خلافت کرنے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو کر امت کی قیادت سنبھالیں گے اور مہدی دو سال مزید مسیح علیہ السلام کی معیت میں پورے کر کے وفات پا جائیں گے۔ نیز اس مہدی برحق کی بیعت اہل اسلام از خود مجبور کر کے کریں گے وہ نہ کوئی دعویٰ کریں گے' نہ کوئی کتابیں شائع کریں گے' نہ کوئی مناظرہ و مباہلہ ہو گا' بلکہ دوران طواف انہیں پہچان کر انہیں بیعت پر مجبور کریں گے یہ ہمارا مسئلہ ہر حدیث کی کتاب میں صحیح احادیث سے ثابت ہے حتیٰ کہ متکلمین نے اپنے علم کلام میں بھی مندرج کر لیا ہے۔ لہذا حقانیت میں اہل حق کو کسی قسم کا کوئی اشتباہ' تردد اور الجھن باقی نہیں رہی۔

دوسرا مہدی قادیانی:

یہ دوسرا فرد قادیانیوں کا مسخرہ اور لنگڑا مہدی ہے جو ہزار قسم کے پاپڑ بیل کر لنگڑا مہدی بنا پھر اس کے ساتھ ساتھ کرشن بھی بنا ہے اور جے سنگھ بہادر بھی' عیسیٰ بھی بنتا ہے اور مجدد و محدث بھی یہ جہاد بھی نہیں کرے گا اور نہ ہی امت کو نماز کی امامت کرائے گا' ہاں ملہم اور محدث ہے' جس پر قطعی وحی بھی آتی ہے' ظلی بروزی نبی ہے جو معمولی پریشر پر اپنے آپ سے لفظ نبوت کاٹنے کو فوراً تیار ہو جاتا ہے۔ وعیدی پیش گوئیاں بہت کرتا ہے مگر عبدالحق دباؤ میں آکر فوراً کہہ اٹھتا ہے میں آئندہ کوئی ایسی پیش گوئی شائع نہیں کروں گا جس سے کسی کی جان مال متاثر ہو یا اس کی ہتک عزت ہو سچا مہدی آکر دین اور عدل و انصاف قائم کرے گا مگر یہ ابلہ خود حصول انصاف کے لئے انگریزی عدالتوں کا چکر لگاتا ہوا قبر میں جا پہنچا۔ اس نے دعویٰ تو کر دیا کہ حدیث میں حکماً عدلاً تھا' مفہوم گورنر جنرل ہے مگر اس کو دنیا میں اپنے محلے کی پنچائت کی سربراہی بھی نصیب نہ ہوئی' سچا مہدی آکر امت کو پرسکون اور خوشحال کریں گے اس طرح قادیانی اپنے مہدی کی منفی برکات سے بہرہ ور ہو چکے ہیں۔

ہم اہل اسلام مہدی برحق کے لئے دعاگو ہیں اللھم عجل لہ وارحمنا واغفر لنا یا ارحم الراحمین اے اللہ آپ اپنی رحمت خاصہ سے امت پر رحم فرما کر فتنے سے محفوظ رکھے۔ کذاب دجال سے اور نافوق الفطرت مہدیوں سے ان کی حفاظت فرما' فتنہ دعاوی کے تمام شعبوں اور قسموں سے اپنے پیارے حبیب ﷺ کی امت کی حفاظت فرما' ہر قسم کے نوسربازوں سے حفاظت فرما۔

(آمین ثم آمین)

فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

سابق مفتیٔ اعظم سعودی عرب کے مختصر حالاتِ زندگی

بے شک دل غمگین ہوتا ہے اور آنکھ روتی ہے

''بے شک دل غمگین ہوتا ہے اور آنکھ روتی ہے اور ہم اس کے سوا کچھ نہیں کہتے کہ یہ رب کی رضا ہے۔'' یہ حدیث مبارکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیارے لخت جگر ابراہیمؓ کی وفات کے موقع پر ارشاد فرمائی' جب آپ ﷺ نہایت غمگین حالت میں تھے اور آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور صحابہ کرامؓ حیرانی کے عالم میں آپ ﷺ سے سوال کر رہے تھے کہ یارسول اللہ! آپ بھی روتے ہیں؟ صحابہ کرامؓ کا یہ سوال بے جا نہ تھا کیونکہ آنحضور ﷺ جیسا صابر دنیا نے نہ دیکھا ہوگا اور نہ آئندہ دیکھ سکے گی۔ آپ ﷺ کو کس قدر ستایا گیا اور کس قدر پریشان اور زخمی کیا گیا مگر آپ نے ہر مصیبت کے وقت خود بھی بے مثال صبر سے کام لیا اور اپنے صحابہ کرامؓ کو بھی ہمیشہ صبر کی تلقین کی' لیکن جب صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسوؤں کی جھڑی دیکھی تو وہ آپ ﷺ کی اس غیر معمولی ادا پر حیران رہ گئے اور سوال کئے بنا رہ نہ سکے۔ اس حدیث مبارکہ میں ہمارے لئے بھی پیغام ہے کہ جس قدر ہو سکے ہم بھی ہر مصیبت کے وقت صبر استقامت سے کام لیں۔

عالم اسلام کے لئے بالعموم اور اہلیان سعودی عرب کے لئے بالخصوص' غم واندوہ کا

ایسا ہی ایک واقعہ مورخہ ۱۳ اور ۱۴ مئی ۱۹۹۹ء (جمعرات اور جمعۃ المبارک کی درمیانی رات) وقوع پذیر ہوا جب عالم اسلام کے اجل جلیل مفتی اعظم سعودی عرب' جناب فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز سعودی عرب کے شہر طائف میں دار فانی سے دارالبقا کو کوچ کر گئے (انا للہ وانا الیہ راجعون) آپ کی نماز جنازہ بیت اللہ شریف میں ادا کی گئی اور آپ کی

محمد اکرم فضل' الریاض

نماز جنازہ میں خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز' ولی العہد اور دیگر بڑی بڑی شخصیات نے شرکت فرماکر سعادت حاصل کی۔ جبکہ آپ کی غائبانہ نماز جنازہ سعودی عرب کی تمام جامع مساجد میں نماز جمعہ کے فوراً بعد باہتمام ادا کی گئی۔ آپ کی تدفین مکہ مکرمہ کے قبرستان میں عمل میں لائی گئی۔ انتقال کے وقت آپ کی عمر تقریباً نوے قمری سال تھی' آپ بینائی سے محروم اور عمر رسیدہ ہونے کے باوجود تمام دنیا کے لئے بالعموم اور باشندگان سعودی عرب' دیگر عرب اور اسلامی ممالک کے عوام وخواص کے لئے بالخصوص روشنی کا مینار تھے اور آپ کے فرمودات اور فتاویٰ کو عالمگیر سطح پر پذیرائی حاصل ہوتی تھی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر بے مثال ذہانت اور قابلیت سے نوازا تھا کہ پیچیدہ سے پیچیدہ دینی مسائل کے فوری' مدلل اور مسکت جواب عنایت فرماتے تھے گو کہ آپ کو سعودی عرب کے مفتی اعظم ہونے کا شرف حاصل تھا اور عہدے کے لحاظ سے آپ کو وزیر کا درجہ بھی حاصل تھا لیکن آپ اپنی ذات میں دیگر بے بہا اوصاف حمیدہ کے مالک تھے کہا جاتا ہے کہ تقریباً ۲۰ سال کی عمر میں بیماری کے سبب آپ بینائی کی نعمت سے محروم ہو گئے لیکن اس کے باوجود آپ نے اسلام کی جس قدر خدمت و اشاعت کی ہے اس کی مثال ناممکن ہے۔ آپ بیک وقت سعودی عرب کے مفتی اعظم بھی تھے اور سعودی علماء کی مجلس اعلیٰ کے صدر کی حیثیت سے بھی فرائض انجام دے رہے تھے' ان تمام اوصاف کے باوجود آپ حد درجہ مجسمہ انکسار تھے۔

آپ کی پیدائش ۱۲ ذوالحجہ ۱۳۳۰ھ میں سعودی عرب کے دارالخلافہ الریاض میں آل الشیخ خاندان میں ہوئی جو کہ علمی اور معاشرتی لحاظ سے ایک معروف و مشہور خاندان ہے۔ آپ کی تعلیم کی ابتدا الریاض کے ایک

مدرسہ تحفیظ القرآن میں ہوئی' جہاں آپ نے بچپن ہی میں قرآن کریم حفظ فرمالیا۔ آپ نے اپنی زندگی ایک طالب علم' استاد' عالم باعمل' واعظ' داعی' جہاد فی سبیل اللہ اور قرآن کریم کی عملی تفسیر میں گزاری یہاں تک کہ داعی اجل کو لبیک کہتے وقت بھی آپ حسب معمول نوافل کی ادائیگی میں مشغول تھے۔ آپ نے جن اساتذہ کرام سے علم کی دولت حاصل کی وہ اپنے وقت کے مشہور داعی اسلام تھے جن میں سے فضیلۃ الشیخ محمد بن عبداللطیف بن عبدالرحمن آل الشیخ' فضیلۃ الشیخ صالح بن عبدالعزیز آل الشیخ' فضیلۃ الشیخ محمد بن ابراہیم بن عبداللطیف آل الشیخ' فضیلۃ الشیخ سعد بن حمد بن عتیق اور فضیلۃ الشیخ حمد بن فارس کا خصوصیت سے ذکر ملتا ہے۔

ایک طالب علم کی حیثیت سے آپ کا طویل ترین دورانیہ تعلیم جو کہ عرصہ تقریباً دس سال پر محیط ہے فضیلۃ الشیخ محمد بن ابراہیم آل الشیخ (سابق مفتی اعظم سعودی عرب) کے پاس تعلیم حاصل کرتے گزرا۔ آپ سے جب کبھی بھی اپنے استاد محترم فضیلۃ الشیخ محمد بن ابراہیم الشیخ کے بارے میں کوئی سوال کیا جاتا یا آپ کبھی اپنے استاد محترم کا ذکر فرماتے تو آپ کی آنکھوں میں آنسو آجایا کرتے تھے۔

۱۳۵۷ھ میں جب آپ اپنی تعلیم سے فارغ ہوئے تو آپ کے استاد محترم نے آپ کا الخرج کے مقام پر قاضی کے عہدہ پر تقرر فرمایا جہاں آپ نے ۱۴ سال تک قاضی کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔

۱۳۷۱ھ میں جب الریاض میں کلیۃ التعلیم کی ابتداء ہوئی تو آپ نے ایک استاد کی حیثیت سے اپنی خدمات انجام دیں' بعد ازاں کلیۃ الشریعہ سے منسلک رہے۔ آپ کی تعلیمی و تدریسی خدمات کے اعتراف میں آپ کو عالم اسلام کی مشہور دینی درسگاہ اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ کا وائس چانسلر مقرر فرمایا گیا' جہاں آپ ۱۵ سال تک دینی علوم کی تدریس اور یونیورسٹی کے ادارتی فرائض انجام دیتے رہے۔

۱۳۹۵ھ میں آپ کو الریاض میں مرکز دعوۃ والارشاد اور علمی اور فتاویٰ بورڈ کا چیئرمین مقرر فرمایا گیا اور بعد میں آپ کو مفتی اعظم سعودی عرب کے منصب جلیلہ سے سرفراز فرمایا گیا' جسے آپ احسن طریقہ سے انجام دیتے رہے یہاں تک کہ فرشتہ اجل کو لبیک کہا۔ آپ دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں تمام جدید ذرائع والابلاغ سے کماحقہ استفادہ کرنے کی تلقین فرماتے تھے' سعودی ریڈیو اور ٹیلیویژن کے دینی مسائل کے پروگرام انچارج حضرات آپ سے اکثر و بیشتر ٹیلیفون کے ذریعہ سوال و جواب کا سلسلہ جاری رکھتے تھے جو براہ راست نشر ہوا کرتے تھے۔ اپنی وفات سے ایک ہفتہ قبل آپ نے یہاں کے مقامی جرائد کو ایک انٹرویو کے دوران الیکٹرانک میڈیا (یعنی انٹرنیٹ) کے ذریعہ اشاعت اسلام کے پروگرام کو شروع کرنے کا اعلان فرمایا تھا لیکن آپ کی زندگی نے وفانہ کی۔ امید ہے کہ آپ کے پیش رو اس بابت ضرور عملی اقدام اٹھائیں گے۔

آپ نے اپنی زندگی دین اسلام کی ترویج اشاعت' تبلیغ' دعوت اور دنیا بھر میں مسلمانوں کے اجتماعی معاملات کی درستگی کرنے کی تگ ودو میں وقف کئے رکھی۔ آپ کی زندگی کا تمام وقت (نماز' ذکر اور تلاوۃ القرآن کے) کسی نسلی و گروہی تعصب کے بغیر تمام دنیا کے مسلمانوں کے اجتماعی مسائل کے حل میں گزرا۔ آپ تمام زندگی دنیا بھر کی اسلامی تنظیموں کے پشتیبان رہے' خود بھی دامے درمے اور سخنے تعاون فرماتے رہے اور اہل ثروت حضرات کو بھی ان میں حصہ لینے کی بھرپور ترغیب دیتے رہے۔ آپ تمام دنیا کے مصیبت زدہ مسلمانوں کے حق میں سعودی عرب کی تمام مساجد میں خصوصی دعا کی تلقین اور اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ مسئلہ کشمیر' بوسنیا' فلسطین اور کوسوو کا مسئلہ ہو آپ ہر مسئلہ کے حل کے لئے خصوصی دعا اور تعاون کے لئے مساجد کے ائمہ کرام' خطیب حضرات اور عوام کو تلقین فرماتے تھے اور خود بھی اہتمام فرماتے تھے' آپ رابطہ عالم اسلامی کے بانی ارکان میں سے تھے اور اسی طرح ندوۃ العلماء للشباب الاسلامی کی سرپرستی بھی فرماتے رہے' دعوت اسلامی کے سلسلے کی اکثر و بیشتر مجالس آپ ہی کی صدارت میں منعقد ہوا کرتی تھیں۔

پیرانہ سالی' بصارت سے محرومی (یعنی شرعی عذر) کے باوجود آپ کبھی کسی معاملہ میں تساہل نہیں برتے تھے' آپ نے دین کا علم پھیلانے اور دعوت کی ترویج کے لئے

زندگی کے آخری سانس تک کوشش جاری رکھی اور کسی قسم کی رخصت سے استفادہ نہ کیا۔ آپ کے دروس باقاعدگی سے ہوتے تھے اور ہر سال حج کے موقع پر آپ سائلین کے جواب کے لئے گرم موسم کی پرواہ کئے بغیر بذات خود موجود ہوتے تھے اور اپنے آرام کی بجائے خلق خدا کو نفع پہنچانے کو ہر وقت تیار رہتے تھے' آپ کا ہفتہ وار درس' سارہ مسجد (جو آپ کی رہائش سے قریب ہے) میں ہر اتوار بعد نماز مغرب باقاعدہ منعقد ہوا کرتا تھا حق کے متلاشیوں کی پیاس بجھانے کا کام کرتا تھا اور نزدیک و دور سے لوگ حاضر ہو کر استفادہ کیا کرتے تھے' اسی طرح آپ کا روزانہ نماز فجر کے بعد جامع الامام ترکی بن عبداللہ' الریاض میں ہوا کرتا ہے جو پیاسی روحوں کی آبیاری کا کام کرتا تھا' جو شخص بھی آپ کے دروس میں حاضر ہوتا تھا اس کے انہماک کا یہ حال ہوتا تھا کہ وہ اپنے سر کو ذرا سی بھی جنبش نہ دیتا تھا جیسا کہ اس کے سر پر پرندہ بیٹھا ہوا ہو اور اس کے اڑ جانے کا خطرہ ہو یا جیسا کہ وہ نماز کی حالت میں ہو اور ذرا سی حرکت سے نماز کے فاسد ہو جانے کا خطرہ ہو۔

آپ کی سربراہی میں بے شمار دینی محاضرات منعقد ہوا کرتے تھے جہاں علم کی پیاس بجھانے کے لئے لوگ دوسرے شہروں سے بھی حاضر ہونے میں فخر محسوس کرتے تھے' آپ کی سربراہی میں ہونے والے اکثر و بیشتر دینی محاضرات' علماً حضرات کے تعاون سے کئی کئی ماہ پر محیط پروگراموں اور موضوعات کا احاطہ کئے ہوئے تھے' جن کی وجہ سے لوگ اپنے اپنے پروگرام ترتیب دیا کرتے تھے' اسی طرح آپ ریڈیو اور ٹیلیویژن پر بھی وقتاً فوقتاً دینی سوال و جواب کے پروگراموں میں شرکت فرمایا کرتے تھے اور سائلین کو مدلل جوابات سے مطمئن کرتے تھے' شرک و بدعت جیسی خرافات کا قلع قمع کرنے اور توحید باری تعالیٰ کے بیان میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا ملکہ عطا فرمایا تھا کہ آپ چند مختصر نکات میں ہی بڑی سے بڑی بحث کو سمیٹ لیا کرتے تھے اور اس سلسلہ میں کسی بھی قسم کی لچک کا معمولی سا تاثر بھی پیدا نہیں ہونے دیتے تھے اور مسائل کے حل کے وقت سلف الصالحین کے طرز عمل کو مشعل راہ بنائے رہتے تھے اور جوبات بھی کرتے نہایت کھرے اور دو ٹوک انداز میں کرتے تھے' آپ نے اپنی تمام زندگی کو اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں بسر کرنے کی بھرپور کوشش کی اور سفر و حضر میں اور جلوت و خلوت میں آپ نے کبھی بھی ذکر الٰہی کو ترک نہیں کیا' آپ کی زبان ذکر الٰہی سے صرف اس وقت رکتی تھی جب آپ کسی سے کلام کرتے تھے یا طعام کے وقت اور جوں ہی موقع ملتا آپ کی زبان سے ذکر الٰہی کا ورد دوبارہ شروع ہو جاتا تھا۔ آپ نے فرض نمازوں کے بعد ذکر کی فضیلت کے بارے میں بھی متعدد کتابچے چھپوا کر تقسیم کروائے اور اس بابت خصوصی تاکید فرمائی ہے۔

آپ کے گھر کا ماحول ایسا تھا کہ جو شخص بھی آپ کے ہاں حاضر ہوتا اس کی حتی الامکان ضیافت کا اہتمام ہوتا تھا اور دینی مجالس کا سلسلہ جاری رہتا تھا' سائلین کے سوال و جواب کے باوجود آپ اپنے معاون کو کوئی مسئلہ یا بیان تحریر کروارہے ہوتے تھے' آپ اپنے مہمان کا خیال کرتے تھے اور مہمان کو الوداع کرتے وقت گھر کے دروازے تک خود جاتے تھے بلکہ گاڑی میں داخل ہونے کے وقت تک آپ اس کے ساتھ رہتے۔ سائلین کے سوالات اور آپ کے جوابات متعدد کتب کی صورت میں منظر عام پر آچکی ہیں جنہیں فضیلۃ الشیخ (مرحوم) نے ضروری ترامیم اور مناسب کانٹ چھانٹ کے بعد مرتب کروایا ہے اور جو یہاں کے مکتبات اور مدارس کی زینت ہیں۔

آپ کی وفات حسرت آیات کے بعد عزت مآب خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز آل سعود نے مملکت سعودی عرب کے نائب مفتی اعظم جناب فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ آل الشیخ جو کہ اعلیٰ علماً کی مجلس کے ممبر بھی ہیں کو مفتی اعظم سعودی عرب اور اعلیٰ علماً کی مجلس کا صدر مقرر فرمایا ہے' دعا کہ اللہ تعالیٰ مرحوم فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے پیش رو' جو خود بھی ایک جید عالم ہیں اور ہر سال حج کا خطبہ بھی ارشاد فرماتے ہیں' کو مساعی جمیلہ کی مزید توفیق بخشے اور شرف قبولیت بھی اور ہمیں جناب فضیلۃ الشیخ کی تعلیمات سے استفادہ اور عمل کی توفیق بخشے۔

خدا رحمت کنند ایں عاشقان پاک طینت را

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے وفائی کا انجام

جناب محمد طاہر رزاق (لاہور)

اے افراد ملت اسلامیہ!
جب تک تم نے اللہ کے
رسول ﷺ کے دامن کو تھام کے رکھا......
جب تک تم اللہ کے حبیب ﷺ کی
عزت وناموس پر کٹ مرنے کے جذبہ سے
لیس رہے......
جب تک تم تاج وتخت ختم نبوت کی
حفاظت کرتے رہے......
جب تک تمہاری تلواریں گستاخان
رسول ﷺ کی گردنیں کاٹتی رہیں......
تو اللہ نے اس دنیا کی چابیاں
تمہارے سپرد کردیں......
اس عالم کی باگیں تمہارے ہاتھوں
میں تھمادیں......
بحر وبر کو تمہارے مطیع کردیا......
جہانبانی وجہانگیری کا تاج تمہارے
سروں پہ سجادیا......
قیصر وکسریٰ تمہارے آباؤ اجداد
کے نام سن کر اپنے محلات میں تھر تھر کانپتے
تھے۔
دنیا میں تمہاری تہذیب وتمدن کی
چھاپ تھی۔
دنیا کی دولت چل کر تمہارے
قدموں میں ڈھیر ہونے کے لئے آتی تھی۔
تمہارے بچوں کی بہادری سے کفار
کے سورما پناہ مانگتے تھے۔
جانی دشمن بھی تمہاری عظمت کے
گن گاتے تھے۔
لیکن جب سے تم نے اللہ کے
نبی ﷺ سے اپنا ناطہ کمزور کرلیا۔
نبی اکرم ﷺ سے غیرت کا رشتہ
ختم کرلیا'
دشمنان رسول کو اپنا دشمن نہ سمجھا۔
نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت پر ڈاکہ
ڈالنے والوں کو نہ روکا۔
سرور کونین ﷺ کی شان اقدس
میں ہذیان بکنے والی زبانوں کو نہ پکڑا'
رسول اکرم ﷺ رحمت کے گلشن
اسلام کو اجاڑنے والے ہاتھوں پر گرفت نہ کی۔
جھوٹی نبوت کے ہولناک منہ سے
نکلنے والے زہریلے الفاظ تمہاری سماعتوں پر
گراں نہ گزرے۔
پھر اللہ کا عذاب ٹوٹ پڑا۔
حاکم محکوم بن گئے۔
آقا غلام بن گئے۔
تاج وتخت چھن گئے۔
غلامی کے پٹے گلوں کی زینت بن گئے۔
جنہیں کل ہم نے مکتب کی راہ
دکھائی تھی' آج وہ چاند پر قدم رکھ چکے ہیں۔
جنہیں کل ہم نے قلم پکڑنے کا
سلیقہ سکھایا تھا' آج ان کے قلم ہماری تقدیر لکھتے
ہیں۔
جنہوں نے کل ہمارے سامنے
زانوئے تلمذ تہہ کئے تھے' آج وہ ہواؤں اور
فضاؤں پر حکومت کررہے ہیں۔
جنہیں ہم نے لباس پہننا سکھایا تھا'
آج ان کے اترے ہوئے پرانے کپڑے اور
جوتے لنڈے بازار سے خرید کر ہم پہن رہے
ہیں۔
جنہیں کل ہم نے ہندسوں کا شعور
بخشا تھا' آج وہ ہمارا بجٹ بنا کر ہمارا خون کشید
کررہے ہیں۔
کل جو ہمیں جزیہ دیتے تھے' آج ہم
ہاتھوں میں کشکول پکڑے ان کے در پر بھکاری
بنے کھڑے ہیں۔
دیکھا...... اللہ کے پیارے نبی
اکرم ﷺ سے بے وفائی کا انجام!
اے قعر ذلت میں گرے ہوئے
مسلمان!
یہودیوں کے ہاتھوں لہولہو مسلمان!
خدارا! اپنے درخشاں ماضی کی
جانب چل......
اپنی عظمت رفتہ کو تلاش کر......
اپنے اسلاف کے نقوش پا کو
ڈھونڈ......
اللہ سے پھر عشق رسول ﷺ
مانگ......
اللہ سے پھر غم رسول ﷺ
مانگ......

اللہ سے پھر غیرت رسول ﷺ
مانگ......

سوز رسول ﷺ میں اللہ سے پھر
تڑپنے پھڑکنے کی توفیق مانگ......

میں ترے عہد میں ہوتا تو یہ صورت ہوتی
دیکھتے رہنا تجھے میری عبادت ہوتی
اپنی پلکوں سے ترے نقش قدم چومتا ہوں
تیری راہوں میں بسر زیست کی مدت ہوتی
جس گھڑی اٹھتی تری نظر کرم میری طرف
حاصل زیست مری اک وہی ساعت ہوتی
مقتدی ان کے ترا میں بھی نمازیں پڑھتا
مجھ کو حاصل تری تقلید کی عظمت ہوتی
میں بھی شامل ترے لشکر میں یقیناً ہوتا
تیرے دشمن سے بہت میری عداوت ہوتی
میں ترے عشق میں زخموں سے سجاتا یہ بدن
میرے چہرے پہ نہ یوں آج ندامت ہوتی
آرزو رکھتا کہ جاں تجھ پہ نچھاور کردوں
پھر مجھے موت بھی آتی تو شہادت ہوتی
اپنا سینہ تیرے انوار سے روشن کرتا
زندگی میری بھی خورشید کی صورت ہوتی
میری ہر سانس میں خوشبو تیری ہوتی آقا
میرے ہر لمحے پہ بس تیری حکومت ہوتی
میں ترے سامنے پڑھتا جو تری نعت کبھی
مہرباں مجھ پہ تری شان رسالت ہوتی
زیست سے موت تلک موت سے پھر زیست تلک
میری آنکھوں میں فقط تیری ہی صورت ہوتی
تیرے اصحابؓ کا اک ادنیٰ سا ساتھی ہوتا
یوں جو ہوتا تو درخشاں میری قسمت ہوتی
میں ابوبکرؓ و عمرؓ سے بھی عقیدت رکھتا
مجھ کو عثمانؓ و علیؓ سے بھی محبت ہوتی
اک ترے در کی گدائی جو مجھے مل جاتی
اور پھر دل میں بھلا کونسی حسرت ہوتی
میں ترے عہد میں ہوتا تو کرم ہوتا ترا
اس گناہگار پہ یہ تیری عنایت ہوتی

○

ٹنڈو محمد خان کے شاتم رسول کے خلاف مقدمے کا اندراج

حیدرآباد(نمائندہ خصوصی)ٹنڈو محمد خان جو کہ حیدرآباد کی تحصیل اور بدین روڈ پر ایک بڑا شہر ہے اس شہر میں گزشتہ ماہ جی ایم سید کی برسی منائی گئی' جس پر اخبارات میں بیانات وغیرہ بھی شائع ہوئے۔ ٹنڈو محمد خان کا ایک پندرہ روزہ اخبار "ذات" جو کہ سندھی زبان میں شائع ہوتا ہے جس میں "فکر جی ایم سید" کے عنوان پر ایک شاتم رسول نور حسن بھٹی کا مضمون شائع ہوا جس میں مضمون نویس نے جی ایم سید کو سندھ کے لئے رحمت للعالمین اور رہبر انسانیت جیسے القاب سے نوازا۔ اسی مضمون میں جی ایم سید کو "اشداء علی الکفار رحماء بینهم "کا مصداق قرار دے کر ناطق قرآن قرار دیا گیا۔ اس مضمون نویس نے اپنے کفریہ نظریات کا مزید اظہار کرتے ہوئے آگے لکھا کہ جی ایم سید نے علم' عقل' عشق میں انبیا اور رسولوں کو بھی مات دے دی۔ اس اخبار کے شائع ہونے کے بعد وہاں کے چند غیور مسلمانوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی سے رابطہ کر کے حالات سے آگاہ کیا۔ مولانا نذر عثمانی نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کی مجلس عاملہ اور سندھ کے صوبائی کنوینر علامہ احمد میاں حمادی' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی' (جو ان دنوں سندھ کے تبلیغی دورے پر تھے) امیر مجلس مولانا ڈاکٹر عبدالسلام قریشی' مولانا سیف الرحمن سے مشورہ کیا اور ٹنڈو محمد خان کا دورہ کیا' وہاں کے علماکرام' صحافی' حضرات عمائدین شہر اور تاجر حضرات سے ملاقاتیں کی۔ مولانا نذر عثمانی نے جمعہ کے ایک اجتماع سے ٹنڈو محمد خان میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صرف قادیانیت کے خلاف کام نہیں کرتی بلکہ ہر اس فتنہ کے خلاف کام کرتی ہے جو بھی توہین رسالت کے یا صحابہ کرام یا اسلام کے خلاف ہو اس کرے۔ مولانا نذر عثمانی نے ٹنڈو محمد جان کی عوام سے کہا کہ ایسے لوگوں کا محاسبہ کریں جو مسلمانوں کا روپ دھار کر یہودیت' قادیانیت کی ایجنٹ کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ عالمی مجلس ختم نبوت کے باہم مشورہ کے مطابق حضرت علامہ احمد میاں حمادی نے ٹنڈو آدم تھانہ میں نور حسن بھٹی اخبار کے چیف ایڈیٹر حکیم یوسف کھتری و دیگر عملہ کے خلاف توہین رسالت ایکٹ دفعہ ۲۹۵-اے اور ۲۹۵-سی کے تحت ایف آئی آر کا اندراج کرالیا ہے' ایف آئی آر کے اندراج کے بعد نور حسن بھٹی شاتم رسول نے مختلف سیاسی جماعتوں سے رابطہ کیا اور توہین رسالت کے مجرم گوہر شاہی سے بھی رابطہ کیا' جی ایم سید پارٹی کے چیئرمین بشیر احمد قریشی نے نور حسن بھٹی کی ملاقات کے بعد علامہ احمد میاں حمادی صاحب کے خلاف اخباری بیان جاری کیا' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے تمام شاتمان رسول پر واضح کر دیا ہے کہ ہم تحفظ ناموس رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی دباؤ میں نہیں آئیں گے۔ حضرت علامہ احمد میاں حمادی' مولانا محمد نذر عثمانی نے گورنر سندھ' مشیر اعلیٰ سندھ' آئی جی' ہوم سیکریٹری سندھ سے مطالبہ کیا کہ ایسے افراد کی فوری گرفتاری کو یقینی بنایا جائے اور قانون کے مطابق سزا دے کر مسلمانوں کے مذہبی جذبات کے مشتعل ہونے کا احساس کیا جائے۔

○

سامراجیت کا نیا فلسفہ

اس سے بڑھ کر اس کا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے کہ خود یورپ کے اندر اسلام تیزی سے بڑھ رہا ہے برطانیہ و امریکہ اور دیگر عیسائی اور اسلام دشمن ملکوں میں اسلام برگ و بار لا رہا ہے لیکن آپ دیکھئے کہ کیا وہاں اسلام تلوار کے زور سے پھیل رہا ہے یا کسی مالی حرص سے؟............ (مرتب)

تحریر: مولانا واضح رشید ندوی
ترجمہ: مطیع الرحمن عوف ندوی

یہ دور اصطلاحات اور نظریات کا دور ہے آئے دن نئی نئی اصطلاحات اور فلسفے وجود میں آتے ہیں اور موضوع بحث بنتے ہیں' اہل نظر ان اصطلاحات کی طرح طرح کی تشریح کرتے ہیں' بعض تشریحات پر غور کرنے سے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا پہلے ان اصطلاحات کو وضع کیا گیا یا اس فلسفہ کو جس کے لئے یہ اصطلاح وضع کی گئی' اس لئے کہ بعض اصطلاحات کا مفہوم زمانہ گزرنے کے بعد بھی واضح نہیں ہو پاتا' یہ شبہ ان کی مختلف تشریحات و توضیحات کی وجہ سے ہوتا ہے' فہم و شرح کے تعارض کی وجہ سے سادہ لوح عوام کو دشواریوں کا سامنا ہوتا ہے اور وہ اس کے بارے میں مغالطے میں رہتے ہیں۔

انہیں اصطلاحات میں آج کل جو اصطلاح موضوع بحث بنی ہوئی ہے خاص طور سے عربی اخبارات و رسائل میں اور اس کی تشریح میں موافق اور مخالف تصورات سامنے آ رہے ہیں وہ گلوبلائزیشن (Globlization) کی اصطلاح ہے' اس سے پہلے نئے عالمی نظام (New World Order) کی اصطلاح رائج تھی' گلوبلائزیشن کی وضاحت کرتے ہوئے ایک مبصر نے اپنے ایک مقالہ میں لکھا ہے کہ اس کا مقصد کسی ملک کی تعیین کے بغیر اقتصادی' معاشرتی' سیاسی اور ثقافتی امور میں واضح دخل اندازی کرنا ہے' ایک دوسرے مبصر کے نزدیک اس کا مفہوم سوسائٹیوں' اداروں اور تنظیموں پر حدود و قیود کا نفاذ ہے' ایک اور دانشور اس کی اس طرح وضاحت کرتا ہے کہ یہ ایک آئیڈیالوجی ہے' جس کا مطلب دنیا پر تسلط قائم کرنا ہے' ایک مفکر نے اس کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس سے پوری دنیا پر ایک ملک کی اجارہ داری مقصود ہے' اس طرح بعض لوگوں کے خیال کے مطابق یہ ایک اقتصادی تحریک ہے اور بعض کے نزدیک سیاسی' اسی طرح بعض کے معاشرتی و ثقافتی اور کچھ کا کہنا ہے کہ ایک سامراجی تحریک ہے۔

نئے عالمی نظام کی اصطلاح روس کے زوال اور امریکہ کی عالمی بالادستی کے بعد عام ہوئی اس لئے کہ امریکہ کے حلیف ممالک خستہ زبوں حالی اور ضعف کا شکار تھے بلکہ یہ کہنا صحیح ہو گا کہ وہ جان کنی کے عالم میں تھے اس لئے انہوں نے امریکہ کی آغوش میں اپنی پناہ ڈھونڈی اور چونکہ امریکہ کی طاقت و قوت سے ان کو بھی خود اعتمادی تھی' اس لئے انہیں ایسا کرنا پڑا' جن ملکوں کا دنیا میں ایک لمبی مدت تک غلبہ رہا ہے ان کو بھی امریکہ کے آگے سپر انداز ہونا پڑا کیونکہ ان ملکوں پر ان کا کنٹرول ختم ہو گیا تھا' جن پر وہ عرصہ تک قابض تھے اور ان کی زبان و ثقافت اور قومی امتیازات کا نام و نشان مٹا دیا تھا کہ ان کی جگہ امریکہ نے لی اور پوری دنیا میں اپنی قیادت و سیاست کے بارے میں اعلان کر دیا کہ وہ اب پوری دنیا کی سب سے بڑی طاقت ہے' اور اب اسی کو یہ حق ہے کہ وہ دنیا کے اندر اپنا سیاسی اور اقتصادی نظام نافذ کرے جس کو تمام ممالک تسلیم کریں۔

دنیا پر اپنی بالادستی نافذ کرنے کے ساتھ ساتھ اسلامی خطرہ کا خیال ابھرا اور اس خیال کو بڑی اہمیت حاصل ہوئی' اس لئے کہ نئے عالمی نظام کا تصور پیش کرنے والوں نے یہ محسوس کر لیا کہ اسلام ایک مستقل عقیدہ اور ثقافت ہے اور اس کا نظام حکم اور اقتصادی تصور مغربی تصور سے مختلف ہے' امریکی نظام صیہونی منصوبہ کے مطابق ہے جو قوموں کے استحصال اور ان کے اندر انتشار و افتراق پیدا کرنے والا ہے نیز وہ مادہ پرستی' فحاشی اور فریب دہی کا حامی و داعی ہے اور اسلام ہی تن تنہا ملحدانہ افکار' مادہ پرستی' اباحت پسندی اور غیر انسانی حرکتوں کی راہ میں رکاوٹ ہے' ایسے غیر انسانی امور جن میں نہ تو کسی کے حقوق کا خیال کیا جاتا ہے اور نہ ہی اقدار و روایات کا' بلکہ ان کے نزدیک انسان کے ساتھ کسی بھی سلوک کا واحد مقصد ذاتی مفاد ہوتا ہے' اسلام جو انسانیت و اخلاق کا مذہب ہے کیسے اس کا ساتھ دے سکتا ہے؟

اس میں شک نہیں کہ اسلام اس طرح کے سلوک کو کسی حال میں قبول نہیں کر سکتا'

مغرب کے مفکرین اسلام کے اس مزاج سے واقف ہیں' مغرب کے ایک مفکر نے ان دونوں نظاموں کے فرق کو "تہذیبی تصادم" (Clash of Civilization) کا عنوان دیا ہے چنانچہ اس نے مغربی اور اسلامی تہذیب کے پیروکاروں کے مابین معرکہ آرائی کے خدشات ظاہر کئے اور یہ کوئی تعجب انگیز بات نہیں ہے' ان مفکرین نے اسلام کی تاریخ کا پورے طور پر مطالعہ کیا ہے ان کے بڑوں نے اسلامی موضوعات پر پورے پورے کتب خانے قائم کر دیے ہیں' خواہ ان کتب خانوں میں اسلام کی تصویر کو مسخ و آلودہ کرنے اور تحریف و جعل سازی کی کوشش کی گئی ہو تاہم ان کے دل اسلام کے جوہر' عروج و ترقی کی صلاحیتوں اور دلوں کو مسخر کرنے والی اس کی ادا کو خوب جانتے ہیں' ان کو پتہ ہے کہ اسلام نے اپنے عہد زریں میں کیا کردار ادا کیا' اور کس طرح یورپ اس کی علمی ثقافتی اور سیاسی زد میں آتے آتے رہ گیا۔ وہ اپنے قلم سے یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا' جبکہ پوری گہرائی و گیرائی کے ساتھ تاریخ اور قوموں کی نبض پر ان کا ہاتھ ہے وہ پوری دنیا پر حکمرانی کر چکے ہیں اور وہ قوموں و ملکوں کے مزاج آشنا ہیں' ان کی ثقافت' رجحانات اور عناصر ترکیبی سے واقف ہیں جو اسلامی فتح کے نتیجہ میں اسلام میں داخل ہوئے اور جو اس کے بغیر اسلام لائے ان کو دونوں کی تعداد کا بخوبی علم ہے' اور یہ بات عیاں ہے کہ بعض ملک کسی بھی مسلم مجاہد کے داخلہ کے بغیر اسلام کی آغوش میں آگئے' "عیاں راچہ بیاں" خود مغربی مفکرین نے اسلام کی اس کشش کو تسلیم کیا ہے۔

اس سے بڑھ کر اس کا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے کہ خود یورپ کے اندر اسلام تیزی سے بڑھ رہا ہے' برطانیہ و امریکہ اور دیگر عیسائی اور اسلام دشمن ملکوں میں اسلام برگ و بار لا رہا ہے' لیکن آپ دیکھئے کہ کیا وہاں اسلام تلوار کے زور سے پھیل رہا ہے یا کسی مالی حرص سے؟ اسلام پھیلنے کے تمام حقائق روشن ہیں جن سے خبر رساں ایجنسیاں خوب واقف ہیں اور وہ اسلام قبول کرنے کی خبروں اور تفصیلات کو نشر کرتی رہتی ہیں۔

اس وقت مسلم اقلیتی ملکوں میں اسلام بہت تیزی سے پھیل رہا ہے اور مسلمانوں کے اقلیت میں ہونے کی وجہ سے ان کے پاس اشاعت و تبلیغ کے جدید وسائل بھی نہیں ہوتے اور ان کو ملک میں کوئی مقام و مرتبہ اور عہدہ و منصب بھی حاصل نہیں وہ کمزور و پسماندہ ہیں اور آزمائشوں سے دوچار ہیں اور جہاں بھی مسلمان اکثریت میں ہیں یا اقلیت میں۔ ابتلا و آزمائش ان کا نصیب بن چکی ہیں' ان پر پابندیاں لگائی جاتی ہیں ان کی سرگرمیوں پر رکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں اور ملک کی ترقی و ترویج کے منصوبوں میں حصہ لینے سے ان کو باز رکھا جاتا ہے اور ان کو بدنام کرنے اور لوگوں میں ان کی شکل کو بدنما کرنے کے لئے ان پر طرح طرح کے الزامات عائد کئے جاتے ہیں' لیکن پھر بھی اس سے بڑھ کر تعجب خیز بات کیا ہو سکتی ہے کہ یورپ میں خود عورتیں اسلام کے سائے تلے آ رہی ہیں' جب کہ اسلام پر یہ الزام رہا ہے کہ وہ عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتا ان پر ظلم و زیادتی کرتا ہے' لیکن ان کے اسلام لانے کے بعد اخبارات جب مومنات کے تاثرات کو نقل کرتے ہیں تو وہ یہ ہوتا ہے کہ اسلام میں آ کر انہوں نے زندگی کی حقیقت و سعادت کو پایا ہے اور اسلام سے پہلے کی ان کی زندگی حرماں نصیبی اور شقاوت کی زندگی تھی۔

بعض عالمی ایجنسیوں کے مطابق اس وقت پوری دنیا کے مذاہب میں سب سے تیز پھیلنے والا مذہب اسلام ہے' اور یورپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اسلام ڈھانے اور اس کو پسپا کرنے کے لئے کن آلات و وسائل کی ضرورت ہے اور ان کو معلوم ہے کہ ان کے ماسبق لوگوں نے اسلام کی بیخ کنی کے لئے کن وسائل کو اپنایا' انہیں پتہ ہے کہ مسلمانوں کے شوکت و دبدبہ اور ان کی قیادت و سیادت میں کیا چیز ان کے لئے مدد و معاون ہے' یورپ نے اپنے دور سامراجیت میں مسلمانوں کے تشخص کو مٹانے ان کو ذلیل و رسوا کرنے' مٹانے اور ان کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے جو وسائل اختیار کئے وہ کیا تھے؟ پھر اس کے بعد مسلمانوں نے اپنی تہذیب و ثقافت پر آنچ نہ آنے دینے اور ہر حال میں دین کی حفاظت کرنے کا عزم کر لیا' اس وقت یورپ نے اسلام کا خوب مطالعہ کیا اور انہوں نے اسلام کو اچھی طرح سمجھا' وہ دوسروں کو فریب میں ڈالنے کی کوشش ضرور کرتا ہے لیکن حقیقت میں وہ اسلام اور مسلمانوں کی تاریخ کو جانتا ہے' اس کو یہ حق پہنچتا ہے کہ جب وہ اس کی ہدایت و روشنی سے محروم ہے تو اس سے ڈرے' لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنے دشمنوں میں سے ہدایت نصیب کرتا ہے' آپ دیکھئے کہ ان میں سے روزانہ ایک بڑی تعداد اسلام میں داخل ہو رہی ہے۔

اگر دین اسلام میں نئے داخل ہونے والوں کی تعداد فزوں ہونے کو اسلام کے خطرے سے تعبیر کیا جائے تو یہ عجب بات نہیں ہے' کیونکہ اسلامی سرگرمیوں پر پابندی عائد کرنے کے بعد یہ حقیقت سامنے آ رہی ہے کہ مغرب کی ہنگامہ آرائی سے قبل اتنی بڑی تعداد میں لوگ دین اسلام میں نہیں داخل ہو رہے تھے جتنے اب ہو رہے ہیں۔

اس وقت سارے جہاں میں دو طرح کے رجحان پائے جاتے ہیں ایک اسلام کا حقیقت پسندانہ مطالعہ' اور زندگی میں اس کے بہتر کردار کا رجحان ہے جو معروف و مشہور طرز فکر ہے اور اس کا روز روشن کی طرح پوری دنیا میں مشاہدہ کیا جاسکتا ہے' دوسرا طرز فکر دنیا کے اندر مسلمانوں پر مختلف پہلوؤں سے ظلم وزیادتی کرنے کا ہے کہیں تو ان پر دہشت گردی کا الزام عائد کیا جاتا ہے' جب وہ اسلامی دستور کے مطابق اپنے شرعی حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں جس سے وہ محروم کئے جاچکے ہیں تو ان کا احتجاج و مطالبہ دہشت گردی ہو جاتا ہے اور جب اپنے اوپر ظلم وسرکشی کا وہ مقابلہ و دفاع کرتے ہیں تو یہ بچاؤ بھی دہشت گردانہ عمل شمار ہوتا ہے' یہاں تک کہ دینی ادارے جو اخلاقی تعلیم کی دانش گاہ اور تربیت نفس' صبر وبردباری قناعت و خودداری اور حقوق انسانی کی رعایت کے قلعے ہیں انہیں دہشت و فساد برپا کرنے والوں کی پناہ گاہ شمار کیا جاتا ہے۔

بعض مقامات پر مسلمان بکثرت ظلم و زیادتی کا نشانہ بنتے ہیں اس لئے کہ وہ اپنے سیاسی حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں اور قومی زندگی میں وہ شریک ہونے کے خواہش مند ہوتے ہیں تو ان کو علیحدگی پسند اور نسل پرست کہا جاتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ محض اس وجہ سے ان کو حقوق سے محروم کردیا جاتا ہے کہ وہ مسلمان ہیں یا ان کی نسبت وبنیاد اصل کی طرف ہے جبکہ یہ سوچنے والے خود نسل پرست اور متعصب ہوتے ہیں اور ان کا یہ طرز فکر اس کا کھلا ہوا ثبوت ہے۔

بعض جگہوں پر مسلمان اس لئے مظلوم ہے کہ وہ اپنے تشخص اور ملی شناخت کو باقی رکھنا چاہتا ہے وہ چاہتا ہے کہ شوکت واحتشام اور احترام و عظمت کی زندگی بسر کرے اور اپنے دین کے بتائے ہوئے راستے پر چلے' اس لئے وہ محرمات کو چھوڑتا اور حلال کردہ چیزوں کو کھانے پینے' لباس وغیرہ میں اپناتا ہے تو اس پر تہذیب وثقافت کے مخالف اور اس کے دشمن ہونے کا الزام عائد ہو جاتا ہے اور بہر صورت اسی مادی دھارے میں بہہ پڑنے پر اس کو مجبور کیا جاتا ہے لیکن اس کارروائی کو ظلم وزیادتی' جبر وزبردستی اور بنیادی حقوق اور آزادی کا مخالف نہیں شمار کیا جاتا ہے۔

مغرب نے نئے عالمی نظام کے ذریعہ پوری دنیا پر اپنے سیاسی' ثقافتی واقتصادی تسلط کی آرزو کی تھی' اور اس نئی اصطلاح گلوبلائزیشن (Globilization) کے ذریعہ اس نے شطرنج کا دوسرا مہرا رکھ دیا ہے' یہ ہے امریکی تہذیب میں اپنے تمام امتیازات و خصوصیات کو ضم کرنے کا منصوبہ' اس میں وہی تحلیل ہو سکتا ہے جس کا نہ کوئی مذہب ہے نہ ثقافت' نہ ہی اس کی قابل فخر تاریخ ہے اور نہ ہی اس کے اندر ضم ہونے کے خطرات سے آگاہ ہونے کی صلاحیت' لیکن جو مذہب وثقافت سے آراستہ ہو اس کی شاندار تاریخ اور اس کے اندر شعور واحساس جاگزیں ہو تو اس کے لئے اس حملہ اور یلغار سے چھٹکارا حاصل کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔

حد درجہ حیرت انگیز بات ہے کہ جب کوئی مغربی عقیدہ واقدار اور تہذیب وثقافت پر تنقید کرتا ہے تو اسے پسماندہ اور جدید ثقافتی وسائل کا مخالف قرار دیا جاتا ہے کہ وہ متمدن انسان کو جنگل کی زندگی گزارنے اور اونٹ پر سوار ہونے کی دعوت دے رہا ہے اور وہ جاہلانہ وتاریک زندگی بسر کرنے کا خواہاں ہے' لیکن درحقیقت یہ ایک خیال خام ہے' اپنے عروج کے زمانہ میں مسلمانوں نے ترقی کی اور ان میں علماء وفلاسفہ پیدا ہوئے اور بحث و تحقیق کے میدان میں انہوں نے نئے نئے انکشاف کئے اور یورپ نے اپنی بیداری و عروج کے دور میں ان سے استفادہ کیا اور بعض حق پسند مغربی مفکرین نے ان کو یورپ کا استاذ قرار دیا' یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ تمدن صرف آلات ووسائل کا نام نہیں ہے' بلکہ تمدن کا اطلاق انسانی سلوک' نظام زندگی اور اس کے عقائد وافکار پر ہوتا ہے اور ہر تہذیب کا ایک خاص فلسفہ ہوتا ہے جس کی روشنی میں اس کے ماننے والے زندگی بسر کرتے ہیں اور کسی بھی تہذیب کا کوئی گوشہ اس فلسفہ سے خالی نہیں ہوتا' جیسے تعلیم' سیاست' اقتصاد اور سوسائٹی اور وہ نظام جو ان ارکان پر مشتمل ہوتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اس فلسفہ اور اس کے تطبیق کے سلسلے میں ماننے والوں کے رجحان ومزاج کو سمجھے اور اس کی رعایت کرے۔

AL-ABDULLAH JEWELLERS
العبداللہ جیولرز
COLD, SILVER BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
Shop NO. 86, Kundan Street, Sarafa Bazar, Mithader, Karachi. Phon : 7512251

ملک عزیز میں جھوٹے نبیوں کی بھر مار اور حکمرانوں کی بے حسی

مولانا مفتی غلام جیلانی (بالا کوٹی)

عقیدۂ ختم نبوت اسلام کی اساس میں سے ہے کلمہ طیبہ کی گویائی میں دوسرا حصہ ایمان بالنبوت ہے' یہ عقیدہ کسی محدث' و فقیہ اور کسی مجتہد کا وضع کردہ نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد کسی نے وضع کیا ہو بلکہ یہ عقیدہ منزل من اللہ ہے باری تعالیٰ نے قرآن کریم میں واضح طور پر سینکڑوں مقام پر مسئلہ ختم نبوت بیان کیا اور رحمت للعالمین کی کئی احادیث پکار پکار کر اعلان کر رہی ہیں کہ آپ آخری نبی ہیں۔ اسی طرح عقل سلیم بھی مسئلہ ختم نبوت کو تسلیم کرنے سے قاصر نہیں ہے' احقر اس بارے میں پہلے بالترتیب لکھ چکا ہے آج صرف یہ دیکھنا ہے کہ مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کی ذمہ داری کس پہ لازم ہوتی ہے اور ملک عزیز میں جھوٹے مدعیان نبوت کا عیش و عشرت سے رہنا پھلنا پھولنا کیوں ہے؟ جبکہ حکمرانی کرنے والے نہ صرف مسلمانی کا دعویٰ رکھتے ہیں بلکہ نفاذ شریعت کی آواز لگائے بیٹھے ہیں اس بارے میں' میں تو یہی کہوں گا۔

عجب ہے اس فلسفہ حکمرانی پہ دین کا نام لے کر وقت بتانے پہ

معزز قارئین کرام! ممکن ہے کہ آپ کے اذہان میں یہ سوال پیدا ہوتا ہو کہ عصر حاضر میں دین اسلام کے خلاف دسیوں اور مسائل بھی تو ہیں مگر ہم نے تحفظ ختم نبوت کے مسئلہ کو زیادہ اہمیت دے رکھی ہے؟ اس بارے میں آپ کی ذہن سازی اپنے پہ واجب سمجھتا ہوں لیجئے اس کا جواب یہ ہے کہ مختصراً آپ یوں سمجھ لیں کہ کسی تعمیر بلڈنگ کے گرانے کے کئی طریقے ہیں مگر سب سے آسان اس کی بنیادوں' ستونوں کو توڑ دیں تو وہ آسانی سے زمین پر گر پڑے گی لازم ہوتا ہے کہ اس کی بقا کے لئے بنیادوں کی حفاظت کی جائے' اسی طرح بنیادی مسئلہ ختم نبوت کا ہے اس میں کمزوری پیدا کی گئی تو باقی سب کچھ آسان ہے' یہ بڑے سوچ سمجھ کے بعد انگریز نے حملہ کیا اور جھوٹے مدعیان نبوت پیدا کئے ماضی میں بھی یہودیوں اور نصرانیوں نے یہ عمل اختیار کیا تھا مگر اس دور کے مسلمانوں کی ایمانی قوت دور حاضر کے مسلمانوں سے کئی گنا قوی تھی یوں تو ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ تحفظ ختم نبوت کے لئے اپنی جان بھی قربان کر دے' جس طرح باقی شعائر اسلام نماز' روزہ' زکوٰۃ' حج' جہاد فرض ہے اسی طرح ختم نبوت کا تحفظ بھی لازم اور فرض ہے تاریخ ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے کہ ختم نبوت کے مسئلہ کے لئے امت مسلمہ نے کتنی قیمتیں جانیں قربان کی ہیں جھوٹے مدعیان نبوت کی صرف ایک ہی سزا ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے وجہ الارض پر زندہ رہنے کی کوئی گنجائش نہیں اور ان کے قتل کرنے کی ذمہ داری حکمران وقت پر لازم ہوتی' یوں تو ہر مسلمان اس کذاب کو قتل کرنے کا حق رکھتا ہے مگر زیادہ حق حکمرانوں کا بنتا ہے' جس طرح وہ مسلمانوں پر حکمرانی کرتے ہیں اس طرح ان کے عقائد' دین' عزت' مال' نفس کی حفاظت کی ذمہ داری بھی ان پر ہوتی ہے۔

☆...... جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہوا تو مسلمانوں کے عقیدۂ ختم نبوت پہ مسیلمہ کذاب نے ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی' اس وقت تک امیر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس جھوٹے مدعی نبوت کے قتل کرنے کا فرض سرانجام دیا اور باقاعدہ لشکر بھیجا تاکہ اس لعنتی کو واصل جہنم کیا جائے وہ دعوائے نبوت کر کے مرتد ہو گیا تھا اور واجب القتل تھا۔ (تاریخ طبری ص ۲۴۴/ج ۳)

☆...... اور بدبخت حارث نامی شخص نے جھوٹا دعوائے نبوت کیا کہ میں نبی ہوں اس زمانے میں مسلمانوں کی حکمرانی خلیفہ عبدالملک بن مروان کر رہے تھے' بڑے غیرت مند اور دیندار انسان تھے اس نے جب یہ سنا کہ حارث نے جھوٹا دعوائے نبوت کیا ہے اپنا فریضہ سمجھتے ہوئے علماء کرام سے مشورہ کیا اور فتویٰ طلب کیا چنانچہ علماء کرام نے متفقہ طور پر کذاب حارث کے قتل کا فتویٰ دیا اور بحکم ارتداد اس کی گردن ماردی گئی بلکہ عبرت کے لئے سولی پر لٹکا دیا گیا۔ (بحوالہ شفا قاضی عیاضؒ)

☆...... جب خلیفہ ہارون الرشیدؒ کا زمانہ تھا ان کی حکمرانی کے دور میں بھی ایک بدبخت لعنتی کذاب نے دعوائے نبوت کیا مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح بڑے پینترے بدلے اس کا کہنا تھا کہ میں نوح علیہ السلام ہوں' انہوں نے اپنی عمر پوری نہیں کی تھی ان کی عمر کے باقی ماندہ پچاس سال میں پورے کروں گا۔ بہرکیف غیرت مند مسلمان حکمرانوں نے اہل علم سے فتویٰ طلب کیا مشورہ لیا اور اس ملعون کو ہمیشہ کے لئے صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔ (کتاب المحاسن والمساوی للبیہقی ص ۶۴' ج ۱)

معزز قارئین! ایسے تو دسیوں واقعات

ہیں مگر میں نے مختصراً دو' تین مسلم حکمرانوں کے واقعات لکھے ہیں ممکن ہے میری ادنیٰ سی کوشش سے حکمرانوں کو غیرت آئے اور ملک عزیز کی دھرتی کو جھوٹے مدعیان نبوت سے پاک کرنے کی ہمت پیدا ہو اگرچہ ان کی مثال اس خشک کوئیں کی ہے جس کے پاس پیاسا بیٹھا ہو لیکن ایک بوند پانی کی امید نہ ہو' یہی حال اس وقت کے مسلمانوں اور مسلم حکمرانوں کا ہے۔

معزز قارئین کرام! ملک عزیز پر جس کے حصول کا مقصد نفاذ اسلام تھا بد قسمتی سے وقت آزادی سے لے کر انگریز غلام ٹولہ کی حکمرانی رہی ہے' جس کی وجہ سے مسلمانان پاکستان آج تک اپنے مقصد اصلی کو ترس رہے ہیں اور بے بسی کے عالم میں ہیں' امریکہ جس کی خوشنودی کو ہمارے حکمران اپنی سعادت سمجھتے ہیں' اس کی رضامندی کی خاطر سب کچھ کر گزرتے ہیں ماضی میں محترمہ بے نظیر صاحبہ نے گستاخان رسول ﷺ کو عدلیہ سے سزا پانے کے باوجود بھی عدلیہ کی پاسداری نہ رکھتے ہوئے اپنے آقا امریکہ کی خواہش پر ان ملعونوں کو باعزت بیرون ملک بھیج دیا۔ گنبد خضرا میں رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا دل دکھایا میرے رب کا کرنا آج اس کی سزا وہ دنیا ہی میں ذلت کی شکل میں پا رہی ہے۔ چیخ و پکار کے باوجود اس کی سننے کو کوئی تیار نہیں ہے یہ تو کچھ نہیں پتہ تو آنکھ بند ہونے کے بعد چلے گا۔

قبل اس کے کہ میں نواز شریف حکومت کی بے حسی کے بارے میں عرض کروں جھوٹے مدعیان نبوت میں سے ایک دو مثال پیش کروں گا تاکہ میری بات کو سمجھنا آسان ہو۔

ذیل میں جن دو جھوٹوں کے بارے میں مختصراً رقم کرتا ہے ان دونوں کا تعلق اس بڑے صوبہ سے ہے جس میں دو بھائی رہائش پذیر ایک وزیر اعظم اور دوسرا وزیر اعلیٰ ان کے سایہ میں دشمنان نبوت ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالے اتنی بڑی جسارت کئے بیٹھے ہیں ان کو یہ معلوم ہے کہ دونوں بھائی ہم سے کسی قسم کی پوچھ گچھ نہیں کریں گے ان کو اپنی حکمرانی کی فکر ہے انہیں ختم نبوت کے مقام و عزت کی کیا پرواہ۔

تعارف گوہر شاہی :

گوہر شاہی کا تعلق ڈھوک گوہر شاہ تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی سے ہے گوہر شاہی اپنے آپ کو سید ظاہر کرتا ہے لیکن عوام میں یہ تاثر ہے کہ وہ قوم کا مغل ہے' نام ریاض احمد ہے گوہر علی شاہ کی پانچویں پشت سے ہے گوہر علی کشمیر کا رہائشی تھا وہ پنجاب میں کیسے آئے یہ ایک لمبی داستان ہے' اسے یہاں رقم کرنے کا وقت نہیں ہم نے صرف گوہر شاہی کے شیطانی دعوے اور خرافات دیکھنے ہیں۔

گوہر شاہی نے رب العزت سے لے کر تمام انبیا' اولیا اللہ کو معاف نہیں کیا ایسی گستاخیاں کی ہیں کہ جن کے پڑھنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں' دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے یوں تو اس نے بہت کچھ بکواسات کی ہیں مگر دو تین مثال پیش نظر ہیں :

انجمن سرفروشان اسلام کے ترجمان ندائے فروش میں لکھا ہے :

"پیر محی الدین کی روح نبی کریم ﷺ کو کندھے پر اٹھا کر منزل تک لے گئی براق و جبرائیل و زخرف جہاں چلنا شروع ہوئے لیکن آپ ﷺ بڑھتے ہی گئے' جب ہر سواری جواب دے گئی تو جناب حضرت پیران پیر شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کی روح مبارک آپ ﷺ کو اپنے کندھے پر اٹھا کر منزل تک لے گئی۔"

آدم علیہ السلام کے بارے میں لکھتا ہے :

کہ : "آپ نفس کی شرارت سے اپنی وراثت یعنی بہشت سے نکال کر عالم ناسوت میں پھینکے گئے ایک دن عرش و کرسی کا کشف ہوا جس پر "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" لکھا ہے' کشف کا مطلب تھا کہ آدم علیہ السلام کو وسیلہ بنائیں تاکہ نفس کی اصلاح اور معافی ہو۔ آپ نے جب اسم محمد اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ لکھا دیکھا تو خیال ہوا کہ یہ محمد کون ہے؟ جواب آیا تمہاری اولاد میں ہوں گے' نفس نے اکسایا' تیری اولاد سے ہو کر تجھ سے بڑھ جائیں گے' یہ بے انصافی ہے' اس خیال کے بعد آپ کو دوبارہ سزا دی گئی۔"

(کتاب روشناسی ص ۱۹ امینار نور ص ۱۱)

نقل کفر کفر نباشد العیاذ باللہ

اس بدبخت نے اللہ کے معصوم نبی آدم علیہ السلام کے لئے "نفس کی شرارت" پھینکے گئے یہ بے انصافی ہے اور دوبارہ سزا دی گئی' کہ الفاظ استعمال کئے ہیں' کیا یہ الفاظ شان نبوت اور شان عصمت کے شایان شان ہیں؟ اور پھر اس حکایت میں خود آدم علیہ السلام کو نبی اکرم سے حسد کرنے والا ثابت کیا گیا ہے۔ (استغفر اللہ)

یہیں بس نہیں کرتا بلکہ دو قدم گستاخی میں آگے بڑھتا ہے۔

پیر نبی سے افضل ہے :

نبی دیدار الٰہی کو ترستے آئے اور یہ (اولیا امت محمدی) دیدار میں رہے ہیں ولی نبی کا نعم البدل ہے' کیسے مکاری کے ساتھ ولی کو نبی پر فوقیت دے

باقی صفحہ ۸ پر

ضلع بدین میں قادیانیت کی سرگرمیاں اور ان کا سدباب

لادینی قوتوں نے روز ازل سے ہی مختلف ہتھکنڈوں کے ذریعے مسلمانوں میں انتشار پیدا کر کے دین اسلام کو کمزور کرنے کی ناپاک کوششیں کیں' یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ طاقت کے بل بوتے پر مسلمانوں کے جذبہ ایمانی میں دراڑیں ڈالنے میں قطعی ناکامی کے بعد دوسرے طریقے پر عمل کرتے ہوئے انہیں خلفشار میں مبتلا کر دیا اس سلسلہ میں کبھی فرقہ پرستی کو ہوا دی گئی' کبھی عیش و عشرت کے سامان کے ذریعے ہمیں گمراہ کیا جانے لگا تو کبھی ہم میں سے ہی فتنے پیدا کر کے ورغلایا گیا' اپنے اس عمل میں ہنود و یہود کہاں تک کامیاب رہے ؟ اس بات کا اندازہ آج اقوام عالم میں مسلمانوں کی حالت زار دیکھ کر بخوبی لگایا جا سکتا ہے' یہ بات کہنے میں کوئی عار نہیں ہے کہ آج ہم ان اسلام دشمن طاقتوں کے چنگل سے نکلنے کی بجائے ان کے دست نگر اور محتاج ہو چکے ہیں' انہی لادینی قوتوں نے جہاں بے شمار ذریعوں سے دین اسلام میں ناکام شورش برپا کرنے کی کوششیں کیں وہیں فتنہ قادیانیت کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت پر براہ راست ہاتھ ڈال کر مسلمانوں کی روحوں کو جھنجوڑ ڈالا' مگر بفضل خدا ان کی یہ سازش مسلمانوں میں انتشار کی بجائے انہیں عقیدۂ ختم نبوت پر منظم و متحد کر گئی' آج ساری دنیا کے مسلمان کم از کم عقیدۂ ختم نبوت پر متحد ہیں اور وہ مسئلہ پر کسی گستاخی برداشت کرنے کو تیار نہیں ہیں جبکہ انگریزی سازش کا ناپاک مہرہ مرزا غلام احمد قادیانی کی پوری زندگی اور اس کی موت پوری دنیا کے لئے تازیانہ عبرت کا نشان بن گئی ہے۔ اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے دنیا کے ہر مقام پر قادیانیوں کے ملعون عقائد کا پیچھا کر کے انہیں ذلیل و خوار کیا' ارض مقدس کے صوبہ سندھ میں بھی سانگھڑ' نوابشاہ اور حیدر آباد کے اضلاع میں انتہائی قلیل تعداد میں قادیانی آباد ہیں مگر قادیانیوں نے اپنے کافرانہ عقائد کے پھیلاؤ کے لئے سندھ میں خصوصی طور پر میرپور خاص ڈویژن اور بدین ضلع کا انتخاب کیا۔ میرپور خاص ڈویژن میں قادیانیوں نے کنری' نوکوٹ' نالی' فضل بھنبھرو میں اپنے مکان بنائے ان علاقوں سے متصل

جناب محمد حنیف زئی

انگریزوں کی جانب سے اسلام سے مرتد و منکر ہونے کی صلہ میں بخشی گئی اسٹیٹس قائم ہیں' جنہیں نسیم آباد' ناصر آباد' محمود آباد' محمد آباد' خلیل آباد' کریم آباد' نصرت آباد اور بشیر آباد کے نام سے پکارا جاتا ہے' یہاں کی زمینوں سے حاصل ہونے والی آمدنی کا ایک بڑا حصہ قادیانیت کی کافرانہ عقائد کی ترویج میں لگایا جاتا ہے (اب یہ افسوس کا مقام ہے کہ حالیہ حکومت کی جانب سے انگریز دور حکومت میں انگریزوں سے وفاداری کے عوض دی جانے والی زمینوں کو واپس لینے کے فیصلے کے اعلان کے بعد یہ زمینیں حکومت کی نگاہ سے اوجھل ہیں) ضلع بدین میں کھوسکی اور شادی لارج میں بھی قادیانیوں کی معمولی تعداد آباد ہے مگر ضلع بدین میں قادیانی سرگرمیوں کا گڑھ شہید فاضل راہو (سابقہ گولارچی) بنایا گیا۔ اس کا سب سے بڑا سبب یہ بھی تھا کہ فاضل راہو شہر میں ملک کی تمام قومیں آباد ہیں اور اس وقت یہاں کے مسلمانوں کو فتنہ قادیانیت کے بارے میں کوئی آگاہی نہ تھی۔ فاضل راہو سمیت ضلع بھر میں انتہائی خاموشی سے اپنے مذہب کے پھیلاؤ کے لئے کوششیں شروع کر دیں' مگر ۱۹۹۴ء میں پہلی مرتبہ انہوں نے ایک بڑی اور منظم تحریک چلائی۔ اس سلسلہ میں انہوں نے جمعہ کے روز بعد نماز جمعہ پی ٹی وی کی نشریات جام کر کے مرزا طاہر قادیانی کا خطبہ نشر کرنے لگے' جو لندن سے سیٹلائٹ پر ٹیلی کاسٹ کیا جاتا تھا۔ اپنے اس مقصد کی تکمیل کی خاطر انہوں نے ڈش انٹینا پر خصوصی بوسٹر لگائے' جس سے ایک مخصوص دائرہ تک پی ٹی وی کی نشریات جام کی جا سکتی تھیں' مذکورہ عمل کی عوامی شکایات کے بعد قادیانیوں کی اس مذموم کارروائی نے دینی حلقوں میں بے چینی پھیلا کر رکھ دی' ضلع بدین میں قادیانیت کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کی اطلاعات پانے کے بعد ۱۹۹۶ء میں ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان کی قیادت میں علماء کرام کا ایک وفد تشکیل دیا' جنہوں نے فوری طور پر قادیانیوں کے اس ناپاک عمل کو بند کرایا وفد نے ضلع کا دورہ کیا اور حالات کا مفصل جائزہ لیا بعد ازاں بدین کی جامع مسجد قطر میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کرایا گیا' جس میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا مفتی محمد جمیل خان' مولانا اللہ وسایا' مولانا عبدالغفور قاسمی' مولانا احمد میاں حمادی اور مولانا محمد علی صدیقی نے اپنے

خطابات کے ذریعے یہاں کے مسلمانوں میں مرزائیت کے مکروہ اور کافرانہ عقائد کو واضح کر کے دینی شعور عطا کیا۔ اس موقع پر قادیانیت کے ناپاک فتنہ کی مزید تشریح کے لئے جماعت کی جانب سے پہلی مرتبہ مبلغ کا تقرر بھی کیا گیا۔ مذکورہ کانفرنس کے بعد بدین میں مسلمانوں کا مذہبی جوش و خروش دیکھتے ہوئے' قادیانیوں نے اپنی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لئے فاضل راہو (گولارچی) کارخ کیا۔ یہاں انہوں نے چند نکات کو اپنا منشور بنا کر بڑی خاموشی سے اپنے منصوبے پر عمل درآمد شروع کیا' اول انہوں نے افسران بالا سے اپنے تعلقات استوار کرنا شروع کئے' دوم اپنے ظاہری اخلاق کے ذریعے عام اور سادہ لوح مسلمانوں میں اپنے لئے اچھا تاثر پیدا کرنا شروع کیا' سوم قادیانیت سے متعلق کافرانہ عقائد سے مکمل انکار کر کے لوگوں میں گھل مل جانے کے پروگرام پر عمل کیا۔ مذکورہ طریقہ کار پر عمل کرتے ہوئے ایک وقت میں قادیانی گولارچی میں مسلم معاشرے کا حصہ بن گئے انہوں نے علاقہ میں گنتی کے چند سادہ لوح جاہل مسلمانوں کو مرتد بھی کیا۔ گولارچی کے وارڈ نمبر ۴ میں اپنی عبادتگاہ کو مسجد کا نام و شکل پر قائم کیا تاکہ بھولے سے آنے والے مسلمانوں کو مختلف ہتھکنڈوں سے پھانس لیا جائے' گولارچی میں قادیانیوں کے اس غیر محسوس طریقہ کو جامع مسجد مدینہ کے خطیب اور ختم نبوت کے ایک سپاہی مولانا محمد قاسم جمالی نے بھانپ لیا اور جمعہ کے خطبہ کے دوران اس ناپاک سازش کا پردہ چاک کر کے رکھ دیا' جس پر مسلمانوں نے جذبہ ایمانی سے سرشار قادیانیوں کی عبادتگاہ پر حملہ کر کے اسے مسمار کر دیا' مگر افسوس کہ پاکستان میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دیئے جانے اور انہیں شعائر اسلامی استعمال کرنے پر پابندی کے باوجود ان ایمان افروز مسلمانوں پر مقدمہ بنا کر انہیں پابند سلاسل کر دیا گیا' مگر چند دینی سرفروشوں کی تحریک کو سرد نہ پڑنے دیا گیا اور مولانا محمد قاسم جمالی' مولانا حافظ عبدالکریم اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے علاقہ کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی کے ایمان افروز کردار نے آج مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان زمین و آسمان جتنا فاصلہ پیدا کر دیا ہے۔ انہوں نے علاقہ میں قادیانیوں کے اثر و رسوخ اور مقامی معاشرے میں ان کے ضم ہونے کے عمل کو بھانپ کر اپنے خطابات اور گھر گھر جا کر مسلمانوں کے دینی شعور کو بیدار کیا' انہوں نے اپنی دن رات محنت اور علم و عمل کے ذریعے فتنہ قادیانیت کے ظاہری اجلے اور اخلاقیات کے مرصع چہرے کے پیچھے چھپے نجس و ناپاک صورت کا آشکار کر کے مقامی مسلمانوں کو ان سے قطع تعلق پر مجبور کر دیا۔ اس مرحلہ پر ہمت مرداں مدد خدا کے قول کو خداوند کریم نے بھی سچ کر دکھایا اور اللہ تبارک و تعالیٰ اس فتنے کو ذلیل و خوار کرنے کے اسباب پیدا کرتا رہا اس دوران گولارچی میں رونما ہونے والے ایک واقعہ یہاں قادیانیت کے تابوت میں آخری کیل ثابت ہوا' واقعہ کے مطابق مردم شماری عمل میں وحید قادیانی نامی شخص نے علاقہ کے دیہی علاقوں کے سادہ لوح مسلمانوں کو قومی ڈیٹا فارم پر کرنے کا جھانسہ دے کر ان کے مذہب کے خانہ میں اسلام کی بجائے قادیانی درج کرتا رہا' مگر ایک ایسے ہی فارم کو تصدیق کرتے وقت یہ راز آشکار ہو گیا' جھوٹے اخلاقیات اور عوامی خدمت کے دائی قادیانیوں کی اس ناپاک سازش کا علم ہو جانے کے بعد یہاں مسلمانوں کے تمام فرقے تحفظ ناموس رسالت ﷺ اور تحفظ دین کے لئے متحد ہو گئے' ملعون قادیانی گرفتار ہوا اور اسے خصوصی عدالت سے دس سال قید کی سزا سنائی گئی۔

گولارچی میں اس واقعہ کے بعد نوکوٹ کے قریب ۱۶ دیہہ اکوڑہ میں قادیانیوں کی جانب سے مسلمانوں کی ۳۵ سالہ قدیم مسجد کی شہادت کے واقعہ نے بھی قادیانیت کو بے نقاب کر دیا ان واقعات سے سندھ کے ہر عام آدمی پر بھی یہ بات واضح ہو گئی کہ قادیانی اسلام اور مسلمان دونوں کے دشمن ہیں' جس طرح کئی سال قبل ضلع بدین میں قادیانیوں نے اپنی سرگرمیوں کے لئے گولارچی کو اپنا مرکز بنایا تھا آج اسی طرح عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بھی گولارچی ہی اہم ترین مرکز ہے' یہاں ہر سال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوتا ہے اس سلسلہ میں اب تک اس شہر میں پانچ عظیم الشان کانفرنسیں منعقد ہو چکی ہیں' مجلس کے رہنماؤں کی جانب سے قادیانیت کو اس طرح واضح کر دیا گیا ہے کہ گولارچی' ضلع بدین' میرپور خاص ڈویژن اور سندھ کے دوسرے علاقوں کا عام مسلمان فتنہ قادیانیت سے بخوبی آگاہ ہو چکا ہے۔ قادیانیت کے گڑھ گولارچی میں اللہ کے فضل و کرم سے فتنہ قادیانیت دفن ہو چکا ہے اور مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے رد قادیانیت کے سلسلہ میں چلائی جانے والی تحریک نے عام مسلمان کو اتنا شعور عطا کر دیا ہے کہ اب کوئی قادیانی اسلام کے نام پر کسی کو بے وقوف نہیں بنا سکتا۔

☆☆......☆☆

اخبارِ ختمِ نبوّت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کی تبلیغی سرگرمیاں

حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی‘ مولانا محمد طیب فاروقی اور مولانا محمد قاسم رحمانی کے اجتماعات سے خطبات‘ بیانات‘ درس اور ضلع بھر کے علماء کرام سے ملاقاتیں

بہاولنگر (مولانا سعید احمد) حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی چار روزہ تبلیغی دورہ پر بہاولنگر تشریف لائے‘ مولانا محمد قاسم رحمانی کی معیت میں مولانا موصوف نے منگلہ‘ یتیم والا‘ فقیر والی‘ ہارون آباد‘ ڈاہرانوالہ اور چک نمبر ۶۸ کا دورہ کیا۔ جمعۃ المبارک چک نمبر ۶۸ میں پڑھایا یاد رہے کہ اس چک میں نصف آبادی مرزائیوں کی ہے۔ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مرزائیت کے کفر و دجل کا پردہ چاک کیا۔ مولانا موصوف نے مرزائیت کو للکار کر کہا کہ: منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیٹھ کر جو حوالہ جات میں پیش کر رہا ہوں‘ اگر وہ غلط ہوں تو مرزائی میرے خلاف عدالت میں مقدمہ درج کرائیں۔ اگر درست ہوں اور یقیناً درست ہیں تو مرزائیت پر لعنت بھیج کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آجائیں اور دونوں جہان کی کامیابیوں سے ہمکنار ہوں۔“ مولانا محمد قاسم رحمانی نے غلہ منڈی ڈاہرانوالہ کی جامع مسجد میں جمعہ پڑھایا بعدازاں مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے مولانا محمد اجمل صاحب سے ملاقات کی عشاء کی نماز کے بعد مذکورہ جامع مسجد میں مولانا شجاع آبادی نے ایک عظیم اجتماع سے خطاب کیا اور مرزائیت کے دجل و فریب سے مسلمانوں کو آگاہ کیا‘ مولانا موصوف نے کہا کہ مرزا قادیانی نے گرگٹ کی طرح کئی رنگ بدلے ہیں کبھی وہ کرم خاکی بنا‘ کبھی خدا کا بیٹا کہلایا‘ کبھی مہدی اور کبھی مسیح اور بالآخر فرنگی کے اشاروں پر ناچتے ہوئے مرزا لعین نے نبوت کا دعویٰ کیا اور تاحال مرزا غلام احمد قادیانی کے چیلے امت مسلمہ کو اختلاف و انتشار کی کڑی دھوپ میں لانے کے لئے اپنے شب و روز اکارت کر رہے ہیں ہم تاقیام انشاء اللہ مرزائیت کا تعاقب جاری رکھیں گے۔

مولانا محمد قاسم رحمانی نے فتن خان‘ چشتیاں‘ ہارون آباد‘ فورٹ عباس‘ کھچی والا‘ مروٹ کا دورہ کیا حضرت مولانا قدرت اللہ صاحب سے ملاقات کی اور ان کی مسجد میں درس دیا۔ بعدازاں حضرت مولانا محمد یار صاحب سے ملاقات کی اور ان کی مسجد میں بعد از نماز فجر کے بعد درس ہوا‘ اس کے بعد مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی‘ مولانا محمد طیب فاروقی بہاولنگر پہنچے‘ دوسرے روز مولانا شجاع آبادی کی صدارت میں دفتر ختم نبوت بہاولنگر میں اجلاس ہوا۔ جس میں حافظ محمد عمر فاروقی نے تلاوت کلام پاک کا شرف حاصل کیا۔ گزشتہ تبلیغی سرگرمیوں کی رپورٹ پیش کی گئی اور پروگراموں کا لائحہ عمل تیار کیا گیا اور اجلاس حضرت مولانا فیض احمد صاحب کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

مولانا محمد قاسم رحمانی صاحب نے منڈی صادق گنج اور منچن آباد کا دورہ کیا بعدازاں ”اسٹیشن ماسٹر“ بہاولنگر جو کہ مرزائی ہے اور مرزائیت کی تبلیغ کرتا ہے کے خلاف انکوائری کرائی گئی۔ انکوائری میں ریلوے ملازمین کے علاوہ تاجر حضرات نے بھی اپنے بیانات قلم بند کروائے اور مقتدر افسران سے درخواست کی کہ مرزائی اسٹیشن ماسٹر کی مذموم سرگرمیوں سے چھٹکارا دلایا جائے۔ مولانا رحمانی کے علاوہ حضرت مولانا سعید احمد صاحب جناب عبدالرحمٰن قریشی‘ حاجی سعید احمد قریشی اور دیگر معززین شہر نے بھی حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا مرزائی اسٹیشن ماسٹر کو فی الفور معطل کیا جائے۔

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کا دورہ فتن خان

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے ”فتن خان“ کا دورہ کیا‘ مولانا رشید احمد صاحب سے ملاقات کی اور مدرسہ میں کثیر تعداد طلباء اور اساتذہ سے ”ختم نبوت“ کے موضوع پر خطاب کیا۔ علاوہ ازیں مدرسۃ البنات میں پردہ کے اہتمام میں طالبات کو ”ختم نبوت قرآن و حدیث کی روشنی میں“ کے موضوع پر خطاب کیا اور عالمی مجلس تحفظ یونٹ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قیام کا اعلان کیا۔ بعدازاں مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے چک نمبر ۵۴ کے گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول کی ہیڈ مسٹریس جو کہ مرزائی ہے نے مرزائیت کی تبلیغ اور مسجد کے نام پر اسکول میں مرزائیوں کی تعمیر شروع کی ہوئی ہے کو رکوانے کے لئے بعد از نماز ظہر لوگوں کی ایک بڑی تعداد سے خطاب کرتے ہوئے مولانا نے کہا کہ مرزائی مسجد کے نام پر اپنا عبادت خانہ نہیں بنا سکتے اگر وہ ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کریں گے تو مزاحمت کی جائے گی اور عدالتی اور قانونی چارہ جوئی سے کام لیا جائے گا۔ دعا کے بعد یہ پروگرام خیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کی ڈائری

گوہر شاہی توہین رسالت کے مقدمے کے بعد آستانے سے فرار

رپورٹ (مولانا محمد نذر عثمانی) حیدر آباد کے قریبی شہر کوٹری (خدا کی بستی) میں روحانیت اور تصوف کے جھوٹے دعویدار ریاض احمد گوہر شاہی نے کچھ عرصہ قبل نیا روپ اختیار کیا: امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کے تذکرہ کے ساتھ کلمہ طیبہ میں تحریف' قرآن مقدس کے چالیس پارے ہونے کا اقرار' چاند' سورج اور حجر اسود میں اپنی شبیہ ہونے کے دعوے کا برملا اظہار کیا۔ اپنی تحریر کردہ کتب میں حضرت آدم علیہ السلام و سرور دو جہاں خاتم المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا توہین آمیز انداز میں ذکر کیا حیدر آباد' کوٹری کے علاوہ پورے ملک میں اس کی کفریہ نظریات پھیلائے جانے لگے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے حیدر آباد کی تمام مذہبی جماعتوں کو اس کے کفریہ خیالات کی روک تھام کے لئے مل کر کام کرنے کے لئے اہم اجلاس بلائے لیکن صد افسوس مختلف مسالک کے طور پر کام کرنے والی مذہبی جماعتوں نے اس معاملہ کی سنگینی کو محسوس نہ کیا اور اجلاس میں بھر پور شرکت نہ کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے اجلاس' جلسے' اجتماعات شروع کئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے صوبائی کنوینر علامہ احمد میاں حمادی' حیدر آباد ڈویژن ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی نے مل کر مشترکہ جدوجہد کے ذریعے ضلع سانگھڑ' ضلع دادو میں اس کے خلاف توہین رسالت ایکٹ کے تحت ایف آئی آر کے اندراج کی کوششیں شروع کیں' الحمدللہ دادو میں اس کے خلاف انکوائری مکمل ہو گئی' جبکہ ضلع سانگھڑ کی انتظامیہ نے گوہر شاہی کے خلاف توہین رسالت قانون کے تحت ایف آئی آر کے اندراج کا حکم دے دیا گیا۔ حضرت علامہ احمد میاں حمادی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے مدعی بنے توہین رسالت کے جرم میں گوہر شاہی کے خلاف ۲۹۵-اے' ۲۹۵-بی اور ۲۹۵-سی انسداد دہشت گردی ایکٹ دفعہ ۸ کے تحت ایف آئی آر درج کردی گئی' ایف آئی آر کے اندراج کے بعد گوہر شاہی اور اس کے چیلوں نے مختلف حربے دھمکی اور دھونس کا راستہ اختیار کیا' لیکن حضرت قاسم نانوتوی' شیخ الہند مولانا محمود الحسن' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہم اللہ کے نقش قدم پر چلنے والوں نے کسی دھمکی اور دھونس کو خاطر میں نہ لایا' گوہر شاہی نے ہائیکورٹ بنچ کراچی میں قبل از گرفتاری ضمانت کی درخواست دی' جسے جسٹس صاحبان نے یہ کہہ کر رد کردیا کہ درخواست حیدر آباد بنچ میں دی جائے بعد میں گوہر شاہی نے چیف جسٹس ہائیکورٹ کو درخواست دی لیکن وہاں سے بھی وہی جواب ملا' اب درخواست حیدر آباد بنچ میں دائر ہوئی۔ ۲/جون' ۱۰/جون' ۲۹/جون کو پیشی پر گوہر شاہی حاضر نہ ہوا اور بیماری کا جھوٹا سرٹیفکیٹ پیش کیا' (جس میں ایسی بیماری تحریر کروائی گئی جو چھوت کی بیماری ہے ڈاکٹروں نے باہر نکلنے سے منع کیا ہے) گوہر شاہی کا جھوٹا آستانہ جو تصوف اور روحانیت کے بجائے نفس پرستی اور دیگر جرائم کا اڈہ ہے اس وقت خالی ہے۔ انشاء اللہ گوہر شاہی کی توہین رسالت کے آئین میں ضمانت نہیں ہو سکے گی۔

ٹنڈو الہ یار میں ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے زیر اہتمام ٹنڈو الہ یار میں ایک روزہ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا گیا' کانفرنس کے منتظم مولانا محمد راشد صاحب مہتمم مدرسہ صدیق اکبر' مولانا محمد مبین صاحب صدر مدرس مدرسہ صدیق اکبر نے کانفرنس کی تشہیر کے لئے اشتہارات شائع کئے۔ مولانا محمد راشد و مدرسہ کے دیگر اساتذہ کرام نے خوب محنت فرمائی' مولانا محمد مبین حافظ محمد اختر کی کاوشیں قابل دید تھیں' رات بعد نماز عشاء شاہی بازار کی مسجد میں جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے خطاب فرمایا' آپ نے خطاب میں قادیانیت کے گمراہ کن نظریات و عقائد پر روشنی ڈالی اور اس بات پر زور دیا کہ تمام مسلمان اپنے عقائد کے بارے میں معلومات رکھیں' دوسرے مقرر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی نے سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ تمام انبیاء کو اللہ نے مرتبہ سے نوازا ہے لیکن جو مقام رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا دنیا کے کسی شخص کو نہیں ملا' اب جبکہ کہ رسول حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پلہ نہیں ہو سکتے تو قادیان کا بدمعاش کیسے مقابلہ کر سکتا ہے؟ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے مبلغ پروفیسر مفتی حفیظ الرحمن رحمانی نے اپنے عالمانہ خطاب میں ختم نبوت کے عقیدے پر تفصیلی بیان فرمایا آپ نے کہا کہ قرآن' احادیث اور اجماع امت' صحابہ کرام تمام کے تمام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر شاہد ہیں۔ آج کے دور کے کسی معترض کی ہمیں پرواہ نہیں' آخر میں مجلس کے بزرگ رہنما حضرت علامہ احمد میاں حمادی صاحب نے خطاب فرمایا اور عوام الناس کو قادیانی فتنہ کے بارے میں مفید معلومات فراہم کیں آپ نے عوام الناس سے یہ وعدہ لیا کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے تمام اختلافات اور جھگڑے ختم کر کے جدوجہد کریں گے رات ایک بجے جلسہ کا اختتام ہوا۔

O

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کے زیرِ اہتمام

چودھویں سالانہ عظیم الشان

ختمِ نبوّت کانفرنس برمنگھم

۸ اگست ۱۹۹۹ء بروز اتوار بمقام جامع مسجد برمنگھم ۱۸۰ ابیلگریو روڈ برمنگھم
صبح ۹ تا شام ۷ بجے

زیرِ سرپرستی
حضرت مولانا **خواجہ خان محمد** صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کانفرنس کے چند عنوانات

- مسئلہ ختم نبوّت
- حیات و نزولِ عیسیٰ علیہ السلام
- مسئلہ جہاد
- قادیانیت کے عقائد و عزائم
- مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور اُن کی دہشت گردی

کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور اُن کا تعاقب جاری رکھیں گے
کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوّت
35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9 9 ایچ زیڈ یو کے
فون: 0171-737-8199